عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

باہمی ربط وتعاون تحفظِ دین کا ذریعہ

جلد: ۴۱ | ۲۰ تا ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۴۳

عظیم الشان 2 روزہ ختمِ نبوۃ کانفرنس

چناب نگر

تفصیلی رپورٹ — جھلکیاں — قرار دادیں

ختمِ نبوّت اُمّت کی آخری پناہ گاہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

فرض، سنت موکدہ اور نفل میں قیام کا حکم

س:......بعض خواتین جب نماز پڑھتی ہیں تو پہلے کھڑی ہوکر ایک رکعت پڑھتی ہیں پھر باقی نماز بیٹھ کر پڑھتی ہیں، خواہ فرض ہوں یا سنت، اور کہتی ہیں کہ ہمارے واسطے یوں ہی حکم ہے اور ہماری نماز ہوجاتی ہے، حالانکہ وہ تندرست ہوتی ہیں اور کوئی تکلیف بھی نہیں ہوتی، صرف تھکاوٹ اور سستی کی وجہ سے اس طرح کرتی ہیں۔

ج:......فرض، وتر اور فجر کی دو رکعت سنت جس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے، یہ نمازیں تو بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں، نماز درست نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ جو بقیہ سنت موکدہ ہیں ان میں بلا عذر بیٹھنا مکروہ ہے، نماز ہوجائے گی مگر کراہت کے ساتھ۔‘‘

(ومنها القیام فی فرض) و ملحق بہ کنذر و سنۃ الفجر فی الاصح....الخ۔‘‘ (الدرالمختار مع ردالمحتار،ص:۴۴۵،ج:۱)

اس لئے تمام سنت موکدہ کھڑے ہوکر پڑھنی چاہئیں اور یہ حکم مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ ہاں! سنت غیر موکدہ اور دیگر نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے کہ ایک رکعت کھڑے ہوکر پڑھی، باقی بیٹھ کر پڑھ لے اور یہ حکم بھی مرد و عورت دونوں کے لئے ہے کیونکہ نفل نماز بیٹھ کر ادا کی جاسکتی ہے مگر اس کا ثواب بھی آدھا ہوجاتا ہے، قیام کی بنسبت نفل نماز میں یہ جائز ہے کہ پوری نماز بیٹھ کر پڑھے یا دو رکعت کھڑے ہوکر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے، اسی طرح ایک رکعت بیٹھ کر اور دوسری کھڑے ہوکر پڑھے۔

توحید کا مفہوم

س:......توحید اور موحد کے کیا معنی ہیں؟ کیا صرف خدا کو ایک ماننا نجات کے لئے کافی ہے؟

ج:......موحد اس کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتا ہو۔ اور توحید کے معنی ہیں: خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور تمام صفات میں واحد، کامل، یکتا و بے نظیر سمجھنا اور ماننا۔ توحید کے معنی شرعاً بس یہی نہیں ہیں کہ خدا ایک ہے، بلکہ توحید کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں کامل ہے، یکتا ہے اور بے نظیر ہے، اس کی کوئی مثال ہی نہیں، وہ اکیلا ہی ہے۔ کلمہ طیبہ کے دو جزو ہیں: ایک ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ اس سے توحید کا اقرار ہوتا ہے اور دوسرا ’’محمد رسول اللہ‘‘ اس سے رسالت کا اقرار ہوتا ہے۔ ایمان کے درست ہونے کے لئے دونوں اجزاء پر ایمان اور کامل یقین ضروری ہے، کیونکہ یہ ایمان کے بنیادی جزو ہیں۔ اس کے بغیر ایمان کی کوئی حقیقت نہیں اور جو شخص قرآن کو کلام الٰہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی نہیں سمجھتا وہ نعوذ باللہ! خدا کو کاذب سمجھتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اپنا کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آخری نبی و رسول فرمایا ہے اور یہ شخص اس کا انکار کرکے خدا تعالیٰ کی تکذیب کرتا ہے، جو شخص خدا کو ایک مانے مگر اس کے ساتھ ہی اس کو کاذب بھی کہے تو وہ ہرگز موحد نہیں ہوسکتا اور نہ ہی وہ نجات پاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۱ ۲۰ تا ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ، مطابق ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۲۰۲۲ء شمارہ:۴۳

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری
مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا
مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی
معاون مدیر
عبداللطیف طاہر
قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا
تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرمؔ، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

باہمی ربط وتعاون... تحفظ دین کا ذریعہ	۵	محمد اعجاز مصطفی
’’ختم نبوت‘‘ امت کی آخری پناہ گاہ	۸	مولانا سیّد احمد یوسف بنوری
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۱۴	رپورٹ: مولانا عبدالنعیم، لاہور
سالانہ کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ	۱۹	کارگزاری: مولانا کلیم اللہ نعمان
کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے (۳)	۲۵	مولانا مفتی محمد شہزاد شیخ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۳ (۳ نبوت کے واقعات)

۱:...اس سال اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی، اور بقول بعض ۵ نبوّت میں۔

۲:...اسی سال ابوموسیٰ عبداللہ بن یزید بن زید بن حصن الانصاری الاوسی ثم الخطمی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، تذکرۃ القاری اور اُسد الغابہ میں لکھا ہے کہ: ابوموسیٰ حدیبیہ سے قبل اسلام لائے تھے، جب حدیبیہ میں شریک ہوئے تو ان کی عمر سترہ سال کی تھی، بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، افاضل صحابہ میں سے تھے، ان کے والد بھی صحابی ہیں۔

۳:... اسی سال- اور بعض سیرت نگاروں کے بقول ۴ نبوّت کے آغاز پر- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ دعوتِ اسلام دینے کا حکم ہوا، اور یہ آیت نازل ہوئی:

”فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ.“ (الحجر:۹۴)

ترجمہ:...”آپ کو جو حکم دیا جاتا ہے اُسے کھل کر بیان کیجئے اور مشرکوں کی پروانہ کیجئے۔“

اس سے قبل مشرکین کے اندیشے کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اِسلام کی خفیہ دعوت دیا کرتے تھے۔

۴:...اسی سال- اور بقول بعض ۴ نبوّت میں- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اعزّہ واقارب کو دعوت دینے کا حکم ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی:

”وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ.“ (الشعراء:۲۱۴)

ترجمہ:...”اور آپ اپنے قریب ترکنبہ (والوں) کو ڈرائیے۔“ (بیان القرآن)

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر قبائلِ قریش کو پکارا: ”اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو خرید لو، ورنہ میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو پکارنا شروع کیا: ”اے بنی فہر! اے بنی لؤی! اے بنی کعب! اے بنی عبدالمطلب!“ اور سب کو وہی پیغام سنایا، پھر اپنے چچا عباس کو اور اپنی صاحبزادی فاطمہ کو پکار کر وہی بات فرمائی، اس پر ابولہب نے کہا: ”ہلاکت ہو تیرے لئے! کیا تو نے ہمیں اس کے لئے جمع کیا تھا؟“ اسی پر سورہ ”تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ“ نازل ہوئی۔

۵:...اسی سال- اور بقول بعض ۴ نبوّت میں- سورۂ تبت نازل ہوئی۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

باہمی ربط وتعاون....تحفظ دین کا ذریعہ!

۲۷/اکتوبر۲۰۲۲ء کو اکتالیسویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے اہم خطاب کیا، خطاب کی اہمیت کے پیش نظر کسی قدر حک واضافہ کے بعد ہفت روزہ ختم نبوت میں افادۂ عام کے لئے بطور اداریہ شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

تاریخ اسلام میں قادیان سے اٹھنے والا فتنہ، یہ پہلا فتنہ نہیں ہے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر غلام قادیانی تک ہر زمانے میں اِس قلعے میں نقب لگانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اللہ نے دین کی حفاظت کے لیے جن لوگوں کو چنا اور اس عقیدے کی حفاظت کے لیے جن کو ہمت عطا کی، انہوں نے ہر طرف سے ہر حملہ آور کو پسپا کیا، اور ان شاء اللہ! ان کے خلاف یہ جنگ جاری رہے گی ”حتی لا تکون فتنہ...۔“

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند ہے کہ آپ کی رسالت اور نبوت کے منصب خاتمیت پر آپ کے علاوہ کوئی دوسرا سجنے کے قابل نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے اپنی ربوبیت عامہ کا ذکر جس انداز میں کیا ہے اور بار بار ”رب العالمین“ کہا، اِس کا معنی یہ ہے کہ اب آپ کا یہ پیغام جو قرآن کی صورت میں آیا، یہ تمام جہانوں کے لیے ہوگا۔ کسی ایک قبیلے، کسی ایک علاقے، کسی ایک زمانے کے لیے نہیں، بلکہ تمام انسانیت پورے عالِم دنیا اور سب کے لیے وہ ایک آخری، کامل اور مکمل نظام حیات ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی اسی طرح عام ہے، اس کی عمومیت اور اس کا شمول اسی طرح ہے جس طرح رب پورے جہان کا رب ہے، آپ کی رسالت بھی پوری کائنات کے لیے ہے۔

قرآن کریم نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے اِس لفظ کی تشریح خود فرمائی: ”انا خاتم النبیین لا نبی بعدی“ تو قرآن کا یہ فیصلہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں، اس کی شرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کردی کہ لا نبی بعدی۔ معاملہ ہی ختم ہوگیا۔ اب اس میں آپ کیا تاویل کریں گے؟ اس میں آپ کس طرح حیلے بہانے کر کے اس کی تشریحات کریں گے، کس طرح آپ اِس کے مفہوم کو تبدیل کریں گے؟ علمائے کرام کے سامنے تو میں طالب علم ہوں، لیکن لا نبی بعدی میں نبی نکرہ ہے اور جب اِسم نکرہ پہ لا نافیہ داخل ہوجائے تو پھر وہ عموم وشمول کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی اب کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی، کسی بھی مفہوم کے ساتھ، کسی بھی تشریح کے ساتھ، کسی بھی تاویل کے ساتھ کائنات میں نہیں آسکتا۔

ختم نبوت قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور ختم نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے ثابت ہے، کہیں پر

کوئی گنجائش موجود نہیں ہے، ہرایرا غیرا آ کر کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں، یہ اللہ سے بغاوت ہے، یہ اللہ کو چیلنج کرنے والی بات ہے، یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی رسالت عامہ ’’قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض‘‘ (الاعراف:۱۵۸) تمام انسانیت کے لیے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور اِس کا اعلان کرنے کے لیے آپ کو فرمایا، کہہ دو: ’’انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا‘‘، ’’الحمدللّٰہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً‘‘ (الفرقان:۱) جو قرآن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پہ نازل کیا یہ تمام انسانیت کے لیے پیغام ہے۔

نبوت میں عموم ہے، ہر رسول نبی ہوسکتا ہے لیکن ہر نبی ضروری نہیں کہ رسول بھی ہو۔نئی شریعت کے ساتھ ہو یا پرانی شریعت کے ساتھ ہو، کسی بھی حوالے سے وہ اب اللہ کے نمائندہ بننے کا حق نہیں رکھتا۔صاف اور واضح احکامات ہیں، ہم کہاں بھٹک رہے ہیں اور پھر ایک بات میں خاص طور پر ختم نبوت کے دوستوں کے سامنے کہتا رہتا ہوں، یادرکھیے! اسلام ہم سب کا مشترک ہے، اسلام آفاقی ہے، اسلام عالمگیر ہے، اسلام ہمہ گیر ہے، وہ ساری انسانیت کو اپنے دامن میں سمیٹتا ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارے اکابر کی جو محنتیں ہیں وہ امت کی وحدت کے لیے تھیں۔

جب اسلام ہم سب کا ہے تو پھر ختم نبوت بھی ہم سب کی ہے، ہمارا دین کامل اور مکمل ہے، جب دین کامل اور مکمل ہے تو پھر کسی نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں ’’اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ‘‘ (المائدۃ:۳) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا نظام حیات مکمل کردیا ہے، ’’وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ‘‘ (المائدۃ:۳) اور میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کردی ہے۔دین کامل اپنے احکامات اور تعلیمات کے اعتبار سے ہے اور میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کردی ہے، اتمام نعمت کے اعتبار سے یہ اِس دین کی حاکمیت اور اِس کا اقتدار ہے، اسلام میں بڑا عموم وشمول ہے، اسلام بطور مذہب بھی تمام انسانیت کے لیے ہے، بطور معیشت بھی تمام انسانیت کے لیے ہے، بطور معاشرت تمام انسانیت کے لیے ہے، بطور سیاست بھی تمام انسانیت کے لیے ہے اور ساری انسانیت کے لیے یہ تمام شعبے مکمل ہوں گے تو پھر صحیح معنوں میں ختم نبوت کا تحفظ ہوگا۔

ختم نبوت کے سب سے بڑے علمبردار خلفائے راشدین ہی تھے، صحابہ کرامؓ کی سب سے بڑی تعداد جو اِس محاذ پر میدان جہاد میں شہید ہوئی ہے، وہ اِسی مسیلمہ کے خلاف جہاد کرتے ہوئے تو ہوئی ہے۔یہ جہاد تو خلفائے راشدین اور صحابہ کرام نے لڑا تھا، آج اِس جلسے اور اِس تنظیم نے اس سنت کو زندہ رکھا ہوا ہے۔تو شعبے تقسیم ہوسکتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ میرے پاس جو شعبہ ہے، اس میں آپ کا حصہ نہیں اور آپ کے پاس جو شعبہ ہے تو اس میں میرا حصہ نہیں۔سب مشترک ہے، یہ مسجدیں بھی ہماری مشترک ہیں، یہ جماعتیں بھی ہماری مشترک ہیں، لیکن کچھ محنت کرنی پڑے گی، کیوں لوگ ہم سے دور ہیں؟ کیوں ہم ایک خاص شناخت کی طرف محدود ہوگئے ہیں، اِس کو ایک وسیع تر امت کے تصور سے ہمیں یہ اسٹیج آباد کرنا ہے ان شاء اللہ!

مشکلات آتی رہتی ہیں، اِس وقت بھی دنیا میں مشکلات ہیں، آج مغربی دنیا نے جس طریقے سے قادیانیت کی پشت پناہی شروع کی ہے اور پھر ہمارے ہی لباس میں اپنے نمائندے جس طرح ہمارے ملکی نظام اور سیاست میں دخیل کیے ہیں، اس کا بھی ہمیں تعاقب کرنا چاہیے، اِس کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ہم جانتے ہیں کہ مغربی دنیا میں قادیانیت کو کتنا پروٹوکول ملتا ہے۔اور صرف قادیانیت نہیں، ہر وہ طبقہ، ہر وہ شخصیت، ہر وہ اسکالر، جو اپنی تشریحات اور تعبیرات سے اسلام کے چہرے کو مسخ کرسکتا ہو اور وہ اسی بات میں مصروف ہو کہ اسلام کی وہی تعبیر کریں جو مغرب کے لیے قابل قبول ہو۔مغرب آج ان کو اِس لیے سپورٹ کرتا ہے تاکہ اسلام کو پنپنے نہ دیا جائے اور اِس کے لیے مشکلات پیدا کی جائیں۔اس ماحول کو آپ نہیں جانتے۔کون کیا تعبیرات کررہا ہے۔شریعت کی کیا تشریحات کررہا ہے، کن الفاظ کے ساتھ اسلام کا تعارف کرا رہے ہیں، اور ہر نیا تعارف اور ہر نئی تشریح کے پیچھے تصور دیا جاتا ہے کہ جیسے یہ سارے مولوی حضرات تو بالکل ان پڑھ ہیں، یہ دقیانوسی قسم کی سوچ والے ہیں، یہ تو پرانے اپنے بزرگوں کے اقوال کو لیے بیٹھے

ہیں، یہ نئی تشریح کی صلاحیت سے ناواقف ہیں، لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ! امت کے اجماع کے مقابلے میں ایک فرد کی گمراہ کن تشریح کو قابل قبول بنایا جارہا ہے اور علماء کے اِس اجماع کو رد کیا جارہا ہے۔ یہ کیوں کیا جارہا ہے؟ اِن چیزوں کو بھی ہمیں سمجھنا ہوگا اور ہمیں اپنی قوم اور پوری امت کی رہنمائی کرنی ہے۔ ان شاء اللہ العزیز! ہم اخلاص سے کام کریں گے تو کامیابی ہمارے ساتھ ہوگی ان شاء اللہ!

خلافت راشدہ ہمارے لیے ایک رہنما ہے، ہم اسی کی روشنی میں چلتے ہیں، وہ اوجھل کر دیا جائے تو امت کے پاس اندھیرے کے سوا کچھ بھی نہیں، لیکن یہ خلافت اور خلافت راشدہ ہوا میں گھومتی ہوئی چیز نہیں ہے۔ یہ زمین پر نافذ العمل ایک نظام کا نام ہے، اِس میں بڑی وسعت ہے اور اسی نے دنیا کو ایک نظام کا راستہ عطا کیا۔ اگر ہم صحابہ کرامؓ کی بات کریں گے، اگر ہم اہل بیت کرامؓ کی بات کریں گے، اگر ہم خلافت راشدہ کی بات کریں گے، تو پھر اِس کو مملکتی نظام کے طور پر کیسے اپنایا جائے؟ اس حوالے سے سوچنا پڑے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے نظام کو آپ نے کس طریقے سے روبہ عمل لانے کے لیے اقدامات کیے۔ اِس وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام الاولین بھی تھے اور امام الآخرین بھی۔

’’وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ‘‘ (آلِ عمران:۸۱) تمام انبیا سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا، یہ واضح کر دیا گیا کہ تمہارے پاس ایک رسول آئے گا، یہ جو تمہارے پاس دین ہے اِس کی بھی تصدیق کرے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے، لیکن ہمارے ساتھ یہ عہد کرو کہ اگر تم ان کا زمانہ پاؤ یا تمہاری امت ان کا زمانہ پائے تو تم ضرور ان پر ایمان بھی لاؤ گے اور تم ضرور ان کی مدد بھی کرو گے۔ اب دو چیزوں کا ذکر کیا، ایمان بھی لاؤ گے اور مدد بھی کرو گے۔ مطلب یہ کہ مشکلات بھی آئیں گی، آزمائشیں بھی ہوں گی، طاغوت کا مقابلہ بھی کریں گے، تکلیفیں بھی آئیں گی۔ جب آزمائش آئے گی، اِن کے اعتقادات پر حملہ ہوگا، اِن کی شریعت پر حملہ ہوگا، تفصیلات پر حملہ ہوگا، قرآن پر حملہ ہوگا، حکمت اور سنت پر حملہ ہوگا تو پھر اس امت کو مدد بھی کرنی ہوگی، میدان میں اترنا بھی ہوگا، پھر جنگ لڑنی ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام تھا، اِس عظمت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا، اور اِس منصب پر صرف آپ ہی سجنے کے قابل ہیں، کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ اِس مقام پر اللہ نے آپ کو فائز کیا ہے، یہ مقام اور منصب تقاضا کرتا ہے کہ ایک تو ہمارا ایمان مضبوط ہو۔ پختگی کے ساتھ، ایک مضبوط کمٹمنٹ کے ساتھ ہمیں ساتھ دینا ہوگا اور دوسرا جب آپ کے دین پر کوئی آزمائش آئے اور مختلف اطراف سے دین کے مختلف شعبوں پر حملے شروع ہو جائیں تو پھر آپ کا فرض ہے کہ مدد بھی کرنی ہے اور میدان میں بھی نکلنا ہے۔ گھر نہیں بیٹھے رہنا۔ لیکن یاد رکھیں! دین کی نصرت میں جو لفظ جہاد ہے، اس کا تعین بھی کرلیا گیا ہے، ہر وہ محنت، ہر وہ کوشش، ہر وہ معرکہ جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہو، وہی جہاد کہلائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن آزمائشوں سے محفوظ رکھے اور اگر مقدر میں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔ یہ وہ محاذ ہے جس کے لئے تنظیمیں کام کررہی ہیں، جمعیت علماء کام کرتی ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت والے کام کرتے ہیں اور پوری دنیا میں اللہ نے اپنے دین کے خادم پیدا کیے ہوئے ہیں، پورے جہاں میں اللہ کا دین موجود ہے، وہاں اس کی خدمت کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں، اپنے اپنے انداز سے کام کررہے ہیں، لہٰذا حق کو اپنے اندر محدود مت کرو کہ جو میں سوچتا ہوں، وہی دین ہے اور اگر میری سوچ کے خلاف کسی نے فیصلہ کردیا، بس وہ کافر ہے، جہاد کا منکر ہے، اس پر فتویٰ لگادیا۔ ہر ایک نے اپنی حکمت عملی کے ساتھ اس میدان میں کام کرنا ہے، مربوط ہوکر کام کرنا ہے، باہمی ربط کے ساتھ ہم نے کام کرنا ہے اور ان شاء اللہ! تعاون اور باہمی ربط کا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور یہ جنگ ہم ان شاء اللہ! جیتیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نصرت فرمائے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین.

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ اجمعین

حق وباطل کی آویزش میں

"ختم نبوت" اُمت کی آخری پناہ گاہ

خطاب: حضرت مولانا ڈاکٹر سید احمد یوسف بنوری مدظلہ (نائب رئیس جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی)

"۵ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ مطابق ۲/ اکتوبر ۲۰۲۲ء کو گلستانِ انیس، شہید ملت روڈ کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت سہ ماہی "تحفظ ختم نبوت سیمینار" منعقد ہوا، جس میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ (امیر پنجم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کے پوتے اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نائب رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر سید احمد یوسف بنوری مدظلہ نے اہم اور پُر مغز خطاب فرمایا، آپ کا خطاب افادۂ عام کی خاطر تحریری صورت میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔" (ادارہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:

"وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّکَ مَا فَعَلُوْہُ فَذَرْھُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ." (الانعام:۱۱۲)

"وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَہُ الدَّجَّالَ وَاَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ وَھُوَ خَارِجٌ فِیْکُمْ لَامُحَالَۃَ." (سُنن ابنِ ماجۃ، بابُ فتنۃ الدّجال، ابوابُ الفتن، رقمُ الحدیث:۴۰۷۷، ص:۲۹۷، ط: نور محمد، کراچی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتَنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ.

محترم ومکرم حاضرین گرامی، محترم مائیں، بہنیں اور اس مجلس میں تشریف فرما علمائے کرام و مشائخ عظام! اس بابرکت مہینے میں۔ جو اپنے نام کے لحاظ سے بہار کا مہینہ ہے۔ اس چمن میں بہار آئی ہے، اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ذکر، ان کی ختم نبوت اور ان کی ناموس و عصمت کے تحفظ کے عنوان سے جمع ہیں، کہیں اور جمع ہوتے یا کہیں اور مل بیٹھنے کا موقع ملتا تو کہنے کا بھی حساب دینا پڑتا اور جمع ہونے کا بھی حساب دینا پڑتا۔ یہاں جمع ہیں تو امید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کو ذخیرۂ آخرت بنائے گا۔ بہت مبارک اور بہت محترم ہیں وہ لوگ جنھوں نے اس محنت کو گلی گلی، کوچے کوچے، نگر نگر میں زندہ کیا ہوا ہے۔ یہ عشقِ نبی کی شمع ہے جو رات میں بھی جلتی ہے اور دن میں بھی روشنی دیتی ہے، یہ چراغ ہیں جو صدیوں سے جل رہے ہیں اور آج اس کا ہم نمونہ دیکھ رہے ہیں۔ بالکل صحیح ہے کہ میرے لیے خود شرف ہے کہ میں اس کا میزبان بنوں، لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ محنت ان بزرگوں اور ان اکابرین کی ہے جنھوں نے سر پر کفن باندھنا پڑا تو سر پر کفن باندھا، مسندِ حدیث چھوڑنا پڑی تو مسندِ حدیث سے کچھ دیر کے لیے توقّف اختیار کیا، قلم و قرطاس کا میدان سجانا پڑا تو صاحبِ قلم وقرطاس ہوئے، شہادت کا عروسی جامہ پہننا پڑا تو جامہ پہنا، تب جاکر یہ سلسلے اور یہ محفلیں آباد ہوئیں۔

معرکۂ ایمان ومادیت:

عزیزانِ گرامی! واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں معرکے بہت سے برپا ہیں اور مختلف عنوانوں سے انسان باہم آویزش کا شکار ہیں، آمیزشیں بھی جاری ہیں، مختلف عنوانوں سے جھگڑوں اور خطرناک صورت حالوں کا انسانوں کو سامنا ہے،

لیکن بنانے والے نے بتایا ہے کہ اس کائنات میں اصل معرکہ اور اصل مقابلہ ایک ہی ہو رہا ہے، باقی جتنی چیزیں ہیں وہ ضمنی، عارضی اور وقتی ہیں، یہ ایسا معرکہ ہے جو صدیوں بلکہ قرنوں سے چلا آ رہا ہے اور اس معرکے کا آغاز ہمارے اور ہمارے آبا و اجداد کی موجودگی میں نہیں، بلکہ اس سے کہیں پہلے کُل انسانیت کی پیدائش سے پہلے شروع ہو گیا تھا، اور یہ وہ معرکہ ہے جس میں براہِ راست اللہ تبارک و تعالیٰ مدعی بن کر کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ میں اس کائنات میں ایک جیتی جاگتی سمجھدار مخلوق کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجنے والا ہوں:

”وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔“ (البقرۃ:۳۰)

ترجمہ: ”اور جس وقت ارشاد فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جب آسمان و زمین پتا نہیں کس حالت میں تھے، زمین اپنے کس مرحلۂ تخلیق سے گزر رہی تھی، ابھی پانی اور سمندر اپنی کس ترتیب اور روانی و طغیانی سے گزر رہے تھے، ہم اس کے بارہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دی ہوئی تعلیمات کے باوجود اس کا احاطہ نہیں کر سکتے، اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ نے قدسی صفات فرشتوں کی مجلس میں فیصلہ کر دیا کہ اب اس دنیا میں مَیں جیتی جاگتی مخلوق پیدا کر رہا ہوں اور وہ میرا خلیفہ و نمائندہ ہوگا، ہم اسے اختیار دیں گے، اس کی سب سے بڑی آزمائش یہ ہوگی کہ وہ اپنے ارادے اور اختیار کے باوجود میری بندگی اختیار کرے گا۔ تفصیلات معلوم ہیں، میں جس طرف اشارہ کر رہا ہوں، ان واقعات سے آپ میں سے ہر ایک واقف ہے، اس موقع پر جنات میں سے ایک فرد، قرآن نے جس کا نام بتایا ہے: ابلیس!

”كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ۔“ (الکہف:۵۰)

ترجمہ: ”وہ جنات میں سے تھا، سو اس نے اپنے رب کے حکم سے عدول کیا۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

وہ باری تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا اور اس نے باری تعالیٰ کی بات ماننے سے انکار کر دیا، نہ صرف بات ماننے سے انکار کر دیا، بلکہ کہا کہ اب جس مشن کے لیے آپ حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجیں گے اور اس کی نسل سے جو معاملہ شروع ہوگا، میں مقابلے میں کھڑا ہو جاؤں گا اور میں اس مشن کو کامیاب ہونے نہیں دوں گا۔ میں اس کائنات میں بندوں کو اپنے اختیار سے آپ کی حکومت، آپ کی عبادت اور آپ کا نظام قائم کرنے نہیں دوں گا۔

انسانی آزمائش اور دو سلسلے: تسویلِ شیطانی اور وحیِ ربانی:

باری تعالیٰ جو خلّاقِ عالَم، خالقِ شش جہات، ساری کائنات سے بالا ہے، اس نے یہ ادّعا قبول فرما لیا اور کہا:

”وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ۔“ (بنی اسرائیل:۶۴)

ترجمہ: ”اور ان میں سے جس جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ و پکار سے اس کا قدم اکھاڑ دینا اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لانا اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا ساجھا کر لینا اور ان سے وعدہ کرنا۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حاصل یہ کہ جو کرنا ہے‘ کرو، جو چیز تمہارے بس میں ہے، اختیار کرنے کی ہے‘ کرو، میں باری تعالیٰ اور خالقِ کائنات ہونے کے باوجود تمہیں مہلت دیتا ہوں ”إِلَى يَوْمِ الدِّينِ“ تا روزِ محشر۔ میں اس کے مقابلے میں ایک سلسلۂ ہدایت قائم کروں گا، میں اس کے مقابلے میں ایسے لوگوں کا انہی انسانوں میں سے انتخاب کروں گا جنہیں خود اپنے شرفِ کلام سے مشرف کروں گا، ان پر میری وحی آیا کرے گی، ان پر میرا کلام نازل ہوا کرے گا اور وہ انسانوں کو سیدھا رستہ بتائیں گے:

”فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝“ (البقرۃ:۳۸-۳۹)

ترجمہ: ”پھر آوے تمہارے پاس میری طرف سے کسی قسم کی ہدایت، سو جو شخص پیروی کرے گا میری اس ہدایت کی تو نہ کچھ اندیشہ ہوگا ان پر اور نہ ایسے لوگ غمگین ہوں گے۔ اور جو لوگ کفر کریں گے اور تکذیب کریں گے ہمارے احکام کی، یہ لوگ ہوں گے دوزخ والے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجنے کے بعد یہ بتادیا کہ اپنی نسل کو یہ پیغام دینا کہ دو

آوازیں لگیں گی، دو جگہوں سے پکارا جائے گا، دو سلسلے تمہارے سامنے آئیں گے، ایک وہ لوگ ہوں گے جن کا ہم انتخاب کریں گے:

’’اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ اِبْرَاھِیْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ۔‘‘ (آل عمران:۳۳)

ترجمہ: ’’بے شک اللہ تعالیٰ نے (نبوت کے لیے) منتخب فرمایا ہے (حضرت) آدم کو اور (حضرت) نوح کو اور (حضرت) ابراہیم کی اولاد (میں سے بعضوں) کو اور عمران کی اولاد (میں سے بعضوں) کو تمام جہان پر۔‘‘ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جنہیں ہم چنیں گے، جن کے اوپر عصمت کی چادر ہم تانیں گے، جن کی پیدائش سے لے کر آخری عمر تک تمام جزئیات ہم طے کردیں گے، وہ عام انسانوں کی طرح زمین پر چلتے پھرتے نظر آئیں گے، مگر ہوں گے ہمارے نمائندے، زبان سے ان کی بات نکلے گی لیکن وہ ہماری بات ہوگی:

’’وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی o اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی۔‘‘ (النجم:۳-۴)

ترجمہ: ’’اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں، ان کا ارشاد نری وحی ہے جو اُن پر بھیجی جاتی ہے۔‘‘ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

ان کی بات وحی کہلائے گی، بولیں گے وہ فیصلہ ہمارا ہوگا۔ وہ اشارہ کریں گے چاند دوٹکڑے ہوجائے گا، ان کے فیصلوں سے اُمتوں کی تاسیس ہوگی، ان کی بنائی ہوئی اُمت ’’حزب اللہ‘‘ بن جائے گی اور ان کے مقابلے پر آنے والی اُمت ’’حزب الشیطان‘‘ کہلائے گی۔

عزیزانِ گرامی! یہ سلسلہ، یہ معرکہ اور یہ آواز ہے جو اصلاً اس دنیا کے ہر انسان کو درپیش ہے۔ یہ جنگ ہے جس میں ہم ڈال دیے گئے ہیں، یہ زاویہ ہے کہ جس زاویے سے دیکھیں تو کائنات کی تفہیم بہتر ہوجاتی ہے اور ہمیں سمجھ آنے لگتا ہے کہ اس کائنات میں اصل میں کن طاقتوں کی آمیزش اور آویزش چل رہی ہے، یہاں کیا معرکے ہیں اور ہم کس رخ کی طرف چل رہے ہیں۔

تاقیامت اللہ کی دعوت اور اس کا پیغام:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

عزیزانِ گرامی! ہم سب واقف ہیں کہ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا‘‘ یعنی ’’ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن بنائے ہیں (انسانوں میں سے بھی اور جنات میں سے بھی)۔‘‘ اور اس کے لیے لفظ ہے: ’’یُوحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ‘‘، ’’وہ ایک دوسرے کو بھی وحی کرتے ہیں۔‘‘ وحی کا لفظ ہے، یعنی وہ بھی ان کو الہام کرتے ہیں، دنیا کی خوبصورت باتیں، خوبصورت نعرے، خوبصورت نشوونما، تاکہ جو پیغمبر کا سلسلہ ہے، اس سے رشتہ کاٹ دیا جائے، اس تعلق میں دراڑ آجائے، پیغمبروں کی بات قابلِ فہم نہ رہے، اس میں شکوک وشبہات کے پردے آجائیں، انسانوں کے لیے حقیقی وحی، حقیقی نبوت اور اللہ کا حقیقی پیغام سمجھنا مشکل سے مشکل تر بنادیا جائے، ان کے لیے جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ انتخاب واصطفا کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے انسانوں میں ہر دور میں ایسے لوگ رہے ہیں جو شیطان کے اس اغوا اور اس چال کا شکار ہوجاتے ہیں، وہ اس کی بنائی ہوئی اُمت کے مقابلے میں ایک اپنی بنائی ہوئی اُمت کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ پیغمبروں کے بعد ہر زمانے میں یہی صورت حال ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے صحابی تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں نے جنت کا انتخاب کیا تھا، مگر اس پوری اُمت کو بگاڑ کر یہودیت کی شکل بن گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے قرآن کریم میں ’’انصاراللہ‘‘ کہلاتے ہیں، نصرتِ دین کے لیے وہ کھڑے ہوئے اور کہا: ’’نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ‘‘ (الصف:۱۴) یعنی ’’ہم اللہ کے (دین) کے مددگار ہیں۔‘‘ مگر اس کے بعد شیطان کے اغوا کا شکار ہوئے اور مسیحیت کے روپ میں آج دو ارب انسان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان کر بھی ان کو ماننے والے نہیں رہے، وہ بات کررہے ہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان رہے ہیں، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یاد مناتے ہیں، ان کے لیے گرجے بناتے ہیں، ان کی عبادت کرتے ہیں، ان کا تذکرہ کرتے ہیں، مگر قرآن کا فیصلہ ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے نئی اُمت کھڑی کردی ہے، اس پیغام میں اور اس دعوت کے اندر رکاوٹ بنادی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کے بعد یہ اُمت تھی، جسے اسی ختم نبوت کی نعمت و برکت کی وجہ سے تاقیامت اللہ کی دعوت اور اس کا پیغام دنیا تک پہنچانا تھا۔

عقیدۂ ختم نبوت:

عزیزانِ گرامی! قادیانیت نے یہ فریب

دیا کہ نبوت ایک خدائی نعمت ہے، جسے جاری رہنا چاہیے، مگرانہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ بارش نعمت ہے، رحمت ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بارش زحمت کیسے بن جاتی ہے! ہم جانتے ہیں کہ دھوپ اللہ کی نعمت ہے، جب وہ ایک خاص موقع میں ایک خاص مناسبت سے اپنی جلوہ سامانیاں دکھائے، یہی دھوپ اپنی حدود سے بڑھ جائے اور بے وقت ہوجائے تو یہ دھوپ زحمت بن جاتی ہے، یہی روشنی انسانوں کو راہ دکھانے کا باعث بنتی ہے، جب وہ ایک خاص زاویے سے بڑھے اورراستہ دکھائے اوراگر یہ روشنی آپ کی آنکھوں کا رخ کرلے تو آنکھیں چندھیا جاتی ہیں، جوصلاحیت موجود بھی ہے وہی نکل جاتی ہے۔نبوت، پیغمبریت اوراللہ تعالیٰ کا شرفِ کلام، اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمت تب تھے جب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے تھے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتے تھے، ورنہ اس کا ختم اورمکمل ہوجانا اُمت کے لیے غیر معمولی رحمت ہے۔یہ غیر معمولی فضل کا سامان تھا کہ جو بات اللہ تعالیٰ کو بندوں سے کہنا تھی، وہ مکمل کردی گئی:

”اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔“ (المائدۃ:۳)

ترجمہ: ”آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کردیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کردیا اورمیں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کرلیا۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ) یعنی سلسلۂ نبوت مکمل کردیا گیا۔

ادائے امانت:

اس کے بعد اس اُمت کا موقع تھا، اس اُمت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے قرآن کو دنیا میں اس طرح پہنچایا کہ دنیا میں کوئی چیز اس پائے کے استناد کے ساتھ پہنچنا ممکن نہیں ہے، جسے ہم علمی اصطلاح میں تواتر اوراجماع کہتے ہیں، وہ اس لحاظ سے کامل طریقے سے پہنچا کہ کوئی یہ کہنے کی جرأت تو کرسکتا ہے یا یہ کہنے کا یارا تو رکھ سکتا ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا- نعوذ باللہ- ذاتی کلام ہے، مگر اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نہیں، یہ تو ایک آدمی گفتگو کرسکتا ہے، سوال کرسکتا ہے، ہم جواب دیں گے کہ نہیں! یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے، آپ کا خود تراشیدہ نہیں ہے، مگر علم کی دنیا میں یہ بات کہنا ممکن ہی نہیں رہتا کہ جو قرآن مسلمان پڑھتے ہیں، جو قرآن اُن کے ہاتھوں میں ہے، یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں دیا۔یہ ممکن ہی نہیں ہے۔اگر اس کا کوئی انکار کرتا ہے تو پھر انسانوں کے جملہ علوم کا انکار کرنا پڑے گا، کیونکہ پھر انسانوں کے پاس نقلِ علم کا کوئی ذریعہ نہیں رہ سکتا۔

حصولِ علم کے ذرائع:

اس وقت ہمیں کم ازکم سمجھانے کا موقع میسر ہے اورہمیں قدرے تفصیل سے بات کرنے کا موقع مل رہا ہے، مگر میں پھر بھی اس کی فلسفیانہ جہت کی طرف نہیں جاؤں گا۔انسانی علم جو نقل ہوکر آتا ہے، ایک تو وہ ہے جسے آپ دیکھتے ہیں، آپ نے دیکھا کہ ہمارے سامنے ایک آدمی آرہا ہے، جارہا ہے، یہ علم ہے جو ہم مشاہدے سے حاصل کرتے ہیں، مگر آپ اپنے علم کا جائزہ لیں کہ کیا ہم تمام چیزوں کو مشاہدے کی بنیاد پر مانتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے، اس مشاہدہ کے علاوہ ہمارے علم کا ایک بہت بڑا ذریعہ خبر پر مبنی ہوتا ہے، ہم دوسرے کے بتائے ہوئے علم کو خود بھی سمجھتے ہیں، آگے منتقل بھی کرتے ہیں۔انسانوں کی دوسری مخلوقات میں امتیاز کی ایک خاص وجہ خبر کا علم ہے۔ہم جانتے ہیں نا کہ پاکستان کس نے بنایا؟ پاکستان بنانے میں شریک کون کون تھے؟ تحریکِ پاکستان کے رہنما کون کون تھے؟ اس سے پہلے دہلی میں حکومت کس کی تھی، دنیا میں حکومتیں کس کی تھیں؟ ہم جانتے ہیں کہ تاج محل بنانے والا شاہ جہاں تھا، اس نے کس خاص غرض سے بنایا؟ لاہور کی بادشاہی مسجد کس نے بنائی تھی؟ یہ تمام علم خبر کا ہے، یہ ہم تک خبر پہنچی ہے۔یہ تمام چیزیں ہمارے مشاہدے میں نہیں آئیں، ہم تو اس وقت نہیں تھے، مگر ان چیزوں کو مانتے ہیں، یہ وہ علم ہے جس کی بنیاد خبر ہے۔یہ خبر کا علم جس مضبوط ترین ذریعہ سے نقل ہوتا ہے وہ تواتر اور اجماع ہے، قرآن کریم بھی اسی تواتر اور اجماع سے نقل ہوا ہے اور یہ ذریعہ حتمی اورآخری طریقہ کار ہے، چنانچہ اس کا انکار ممکن ہی نہیں رہا کہ کوئی آدمی یہ کہہ سکے کہ یہ قرآن کریم وہ نہیں ہے۔

سنت کی حفاظت وقطعیت ختم نبوت کی برکت:

پورے اعتماد کے ساتھ نہ صرف یہ قرآن بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی بعض وہ روایات جسے سنت کہتے ہیں، اس کا بڑا حصہ بھی مکمل اسی اعتماد کے ساتھ تواتر تک پہنچ گیا۔ ہر ایک کو معلوم ہے، ہم پورے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ فجر کی رکعتیں کتنی ہیں؟ دو! ظہر کی؟ چار! عصر کی؟ چار! مغرب کی؟ تین! عشا کی؟

چار۔قرآن کریم میں ان کی تعداد موجود نہیں ہے، مگر اُمت نے دین پہنچانے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے اتنا کمال کیا کہ پورا سنت کا دین بھی کامل طریقے سے ہم تک پہنچایا۔قرآن کریم کے علاوہ دیگر سنت کا دین ہے، دونوں کا ذریعہ ایک ہی ہے،یعنی پوری اُمت کا اتفاق اور تواتر۔ یہ پورا دین ختم نبوت کی برکت سے پہنچا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی روایات پہنچانے کا ایک پورا دور شروع ہوا اور اس پورے دور میں محدثین کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس موقع پر کیا ارشاد فرمایا،علم وعقل کے تمام معیارات کی روشنی میں اس کو جتنا ممکن ہوسکا،ظنِ غالب اور یقین کے درجے تک پہنچادیا، جسے ہم حدیث کی صورت میں علم کہتے ہیں۔ یہ تمام کام ختم نبوت کی برکت سے ہوا۔

’’ختم نبوت‘‘ امت کی وحدت کا ذریعہ:

عزیزانِ گرامی! یہ سلسلہ کیوں قائم ہوا؟ اس لیے کہ اس کائنات میں جو اصل معرکہ درپیش ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بات ہر فرد تک پہنچے، تاکہ قیامت کے دن جب اللہ تبارک وتعالیٰ سوال کرے کہ اس نے اپنی بات کیا کہی تھی؟ اپنے بندوں سے کیا چاہا تھا؟ تو بندے یہ نہ کہیں کہ ہمارے پاس ذریعہ نہیں تھا، ہم تو بعد میں پیدا ہوئے تھے، ہم نے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آنکھ نہیں کھولی تھی، ہمیں نہیں معلوم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا بات کہی؟ مگر ختم نبوت کی برکت سے پوری اُمت اتفاق واتحاد واجماع کے ساتھ یہ پورا دین آگے تک منتقل کررہی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

’’اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ۔‘‘ (الحجر:۴۲)

ترجمہ:’’ واقعی میرے ان بندوں پر تیرا ذرا بھی بس نہ چلے گا، ہاں! مگر جو گمراہ لوگوں میں تیری راہ پر چلنے لگے (تو چلے)۔‘‘ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی معرکے کے شروع میں فرمادیا تھا کہ بعض بندے ایسے ہوں گے جن پر تمہارا زور نہیں چلے گا، تمہاری اہلیت اور تمہاری شیطانی طاقت کا یہ زور ان کے اوپر نہیں چل سکے گا۔ اس کا مصداق بن کر اُمت یہ دین آگے تک پہنچاتی رہی۔

دجالوں کا دجل اور تلبیسِ ابلیس:

عزیزانِ گرامی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمادیا تھا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا اور میں بھی تمہیں دجال سے ڈرا رہا ہوں۔ ’’دجال‘‘ دجل سے ہے۔ یہ ایک شخصیت ہوگی، یہ فرد ہوگا جو اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ آخری زمانے کے اندر آئے گا، لیکن اس کے پیچھے ایک پورا نظام کارفرما ہوگا، اس کے پیچھے دجل وتلبیس کی ایک پوری دوڑ کارفرما ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی خبردار فرمایا تھا کہ اس دجل کے مختلف نمائندے ہوں گے، ان میں سے خطرناک ترین نمائندہ وہ ہوگا جو براہِ راست میری نبوت پر حملہ آور ہوجائے گا، وہ نبوت جو انسانوں کو بچانے کے لیے سب سے محفوظ طریقہ ہے، وہ ابلیس کا سب سے بڑا نمائندہ اس نبوت کے خلاف کھڑا ہوجائے گا اور انسانوں کا رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی نبوت سے کاٹنے کی کوشش کرے گا، اور ایک روایت ابوداؤد میں ہے، جسے آپ نے ساعت کررکھا ہوگا کہ تیس سے زیادہ ایسے دجال و کذاب آئیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر حملہ آور ہوں گے۔

معرکۂ حق وباطل اور کرنے کا کام:

عزیزانِ گرامی! ہم چھوٹے لوگ ہیں، مگر ان اکابر کی رہنمائی کی روشنی میں اگر ان پورے حالات کا جائزہ لیں تو ہمارے سامنے اس وقت معرکے کے خدوخال نمایاں ہوگئے ہیں۔ ہمیں سمجھ میں آرہا ہے کہ اس وقت صورت حال کیا درپیش ہے، ابلیس کی طاقتیں کن نمائندوں کو لے کر کیا صورت حال اختیار کررہی ہیں، ان کی زد کہاں پڑرہی ہے، کون سے فتنے ہیں جو اس وقت متوجہ ہیں اور ان کے بچانے کے لیے کون سی آواز ہے جو لگائی جاتی ہے، کون سی جگہ ہے جہاں اُمت کو پناہ مل جائے۔ یقین مانیے عزیزانِ گرامی! یہ معرکہ اور اس کے فیصلے ہوچکے، اس معرکے کی پشت پر خود اللہ تبارک وتعالیٰ کھڑا ہے، اس معرکے کی پشت پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طاقتیں کھڑی ہیں، وہ اپنے تمام فیصلے فرماچکا ہے، انسانوں اور ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم سمجھیں کہ اس معرکے میں ہمیں کیا کردار ادا کرنا ہے؟

آسمانی مذاہب سے بیزاری کی تحریکیں:

آپ تاریخی لحاظ سے دور دیکھ رہے ہیں، پیغمبروں کا یہ دور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوا اور آپ کا دین مکمل ہوا تو اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں سولہویں صدی کے اندر یورپ میں رینی سانس (Renaissance) [نشاۃ ثانیہ] کی تحریک کا آغاز ہوا اور اس تحریک کے آغاز میں پورے اہتمام سے کوشش کی گئی کہ

انسانوں کا تعلق وحیِ الٰہی سے کاٹ دیا جائے۔ یہ احساس پیدا کیا جائے کہ وحیِ الٰہی سے حاصل ہونے والا علم نہ صرف کافی نہیں ہے، بلکہ انسانوں کی ترقی میں یہ رکاوٹ ہے۔ رینی سانس کے عہد کے بعد عیسائیت کے اندر پروٹسٹنٹ (Protestant) فرقے کا ظہور ہوا اور عیسائیت کے اندر کلیسا کو اپنے تمام جبر وستم کے بعد حکومت سے دیس نکالا دے دیا گیا اور ریاست وحکومت کے ساتھ اس کا تعلق ختم کر دیا گیا۔ دنیا میں سیکولر اسٹیٹ کے قیام کی صورتیں ہوئیں اور دنیا کو بتایا گیا کہ مذہب کا تعلق ریاست سے نہیں ہے، مذہب کا تعلق جب بھی ریاست کے ساتھ قائم ہوگا تو یہ دنیا میں مسائل کا باعث بنے گا۔

اس کے بعد اس کے نمائندے باہر نکلے اور ۱۸۵۷ء کے زمانے میں اور ۱۹۲۳ء تک پورے عالَمِ اسلام کے اندر مسلمانوں کی کوئی حکومت باقی نہیں رہی، مسلمانوں کی ریاست نام کی کوئی چیز نہیں رہی، یہاں مشرق سے لے کر پورا ہندوستان، پورا عرب، یہ تمام علاقے جو تھے‘ بندر بانٹ کے نتیجے میں کچھ برطانیہ کے حصے میں آ گئے، کچھ فرانسیسی انقلاب کا شکار ہو گئے، کہیں ولندیزی (”ولندیز“ یورپی ملک ہالینڈ کا قدیم نام ہے۔ ”ریختہ“ پر ”ولندیزی استبداد“ کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے: ”ولندیزی سلطنت (Dutch Empire) سترہویں صدی سے بیسویں صدی تک نیدر لینڈ (ہالینڈ) کے زیرِ انتظام سمندر پار خطوں پر مشتمل ایک استعماری سلطنت (Colonial Empire) تھی۔“) استبداد قائم ہوا اور خلافتِ اسلامیہ کا پورا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد اگلا حملہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے ساتھ ان کی تہذیب اور ان کی وحی کے معاملے میں بھی جنگ شروع کر دی گئی، یہ ۱۸۵۷ء کے بعد کا زمانہ ہے۔

فتنۂ مرزائیت اور اسلامی اَساس پر حملے:

عزیزانِ گرامی! ایک طرف مرزا کی نبوت کا فتنہ شروع ہوا، مسلمانوں کی تعلیم کا فتنہ شروع ہوا اور مسلمانوں کی تعلیم کی نئی اَساسیں مرتب کر دی گئیں، یہی زمانہ شروع ہوا جس زمانے میں دجل سے رنگینیاں اور ترقیات کے نام پر بتایا گیا کہ اب تک انسان انتہائی کسمپرسی میں تھے، یہ نئی دنیا قائم ہوگئی ہے۔

مادیت کے فتنے اور خودساختہ محسنین کی جدید فہرست:

آپ اہتمام کے ساتھ اگر یہ تاریخ پڑھیں، اس میں دنیا کو بتایا گیا کہ محسنین کی جو فہرست ہے، اس میں نئے کیریکٹر آئے۔ لوگ بڑے اہتمام سے پوچھتے ہیں کہ یہودیوں نے تو دنیا کو دوائیوں کا علاج دیا، یہ جس اسپیکر کے ذریعے میں آپ سے بات کر رہا ہوں‘ یہ ان سے ملا، دنیا میں لائٹوں کا اہتمام ان سے ہوا، سفر ونقل کا اہتمام انہی کے ذریعے ہوا، آئن اسٹائن، نیوٹن، اسٹیفن ہاکنگ آئے، دنیا میں جہاز بن گئے، نئی نئی خلائیں قبضہ کی جا رہی ہیں، اس کے مقابلے میں یہ کیا عقیدہ ہے کہ آپ نے اِس کو مان لیا، اُس کو مان لیا، قبلے کا رخ یہاں کر لیا، وہاں کر لیا، ان چیزوں کی کیا ضرورت ہے؟ انسانیت کو تو اس کی ضرورت ہے کہ اس کو دو وقت کی روٹی ملے۔

یہی وہ دور ہے جب دنیا میں مارکس ازم (Marxism) (کارل مارکس ۱۸۸۳ء-۱۸۱۸ء) کے نظریات کے مجموعے کو مارکس ازم یا مارکسیت کہا جاتا ہے۔ یہ نظریہ بنیادی طور پر محنت کشوں کے حقوق کا دعویدار اور سرمایہ دارانہ نظام کے مقابلہ میں ہے) کا فلسفہ شروع ہوا اور معیشت کے نام پر بتایا گیا کہ نئی ترتیب قائم کی جائے، زمین اور ملکیت کے نام پر نئے فلسفے گھڑے گئے، تو اب بتایا یہ جا رہا ہے کہ انسانیت کے محسن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہیں، یہ نئے ہیروز ہیں، معاشرے میں نئے طبقات کا وجود بنایا گیا۔ اس سے پہلے دانشور یا اہلِ علم کے لیے علما یا مذہبی لوگ تھے، اس کے بعد ایک نیا طبقہ پیدا ہوا جس نے جرنلزم (Journalism) [صحافت] (کسی بھی معاملے کے بارے میں تحقیق اور پھر اسے صوتی، بصری یا تحریری شکل میں بڑے پیمانے پر قارئین، ناظرین یا سامعین تک پہنچانے کے عمل کا نام ہے) کے نام پر نئی چیزیں پیدا کیں۔ میں یہیں رک کر آپ سے یہ عرض بھی کرتا چلوں کہ ظاہری بات ہے کہ جتنی چیزوں کے نام لے رہا ہوں ان تمام چیزوں کے نفع سے ہم بھی استفادہ کر رہے ہیں اور ان تمام چیزوں کو باطل محض کہنے کو ہم بھی تیار نہیں ہیں، کیوں کہ یقین مانیے عزیزانِ گرامی! یہ تو اللہ تعالیٰ کا اصول ہے کہ اگر یہ چیزیں باطل محض ہوتیں تو اللہ تعالیٰ انہیں باقی نہ رکھتا، باطل کے ہر درجے میں نفع کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے اسے بقا مل جایا کرتی ہے، لہٰذا ان کی بقا کے ظاہری اسباب موجود رہے، جس سے ہم آج استفادہ کو بالکل تیار ہیں، مگر اس کے نتیجے میں کوشش کی گئی کہ نیا انسان تیار کیا جائے۔ (جاری ہے)

کُل پاکستان 41ویں سالانہ دوروزہ عظیم الشان

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر

☆...... علماء کرام اور اسلامیان پاکستان تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کی آبیاری کو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں: حضرت مولانا پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

☆...... مغربی دنیا قادیانیت کو اس لئے پرموٹ کرتی ہے کہ اسلام کی تعبیرات وتشریحات وہ کرے جو سامراجی طاقتوں کو قبول ہو: حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

☆......قادیانی دوسرے غیر مسلم اقلیتوں کی طرح پاکستان کے آئین کو تسلیم کر کے خود کو اقلیت سمجھ کر رہیں: جناب سراج الحق

☆......نوجوان ملٹی میڈیا، سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا جیسے مورچوں کو تحفظ ختم نبوت اور اسلامی اقدار وروایات کو فروغ دینے کے لئے استعمال کرے: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج اتحاد امت کی وجہ سے بہت بڑی نعمت ہے: علامہ سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری

☆.....1974ء میں تمام مکاتب فکر کے اتحاد و یگانگت کی برکت سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے: خواجہ نظام الدین سیالوی

☆......مسلمانوں کے کوٹہ ملازمت کے لیے درخواست دہندہ کے درخواست فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ لازمی شرط کے طور پر شامل کیا جائے۔

رپورٹ: مولانا عبدالنعیم، لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ دوروزہ اکتالیسویں ختم نبوت کانفرنس مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز خانقاہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی پرسوز دعا سے ہوا۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت امیر مرکزیہ حافظ ناصر الدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد و خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا محبّ اللہ لورالائی، مولانا شہاب الدین موسیٰ زئی شریف، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، سائیں عبدالمجیب قریشی اور پیر رضوان نفیس نے کی جبکہ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر اور پی ڈی ایم کے سربراہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ، جماعت اسلامی کے امیر سینیٹر جناب سراج الحق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، جے یو آئی کے مرکزی رہنما مولانا محمد امجد خان، خواجہ مدثر محمود تونسہ شریف، خواجہ نظام الدین سیالوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ممتاز اہلحدیث رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، صاحبزادہ حضرت شہید اسلامؒ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، مولانا اشرف علی راولپنڈی، مولانا محمد جاوید قصوری، مولانا قاضی مشتاق الرحمٰن راولپنڈی، مولانا قاری اکرام الحق مردان، مولانا محمد رضوان عزیز، مفتی محمد عاطف حنفی، جناب محمد متین خالد، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا عبیداللہ چکوال، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محمد اویس، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالحکیم

نعمانی، مولانا راشد مدنی سندھ، مولانا محمد طارق معاویہ، مولانا مختار احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، مفتی محمد ذکاء اللہ ساہیوال، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد خالد عابد، مولانا ابرار شریف، مولانا محمد سلمان، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا محمد حنیف سیال، مولانا تجمل حسین، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد عارف شامی، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا محمد عرفان بزیزی، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا محمد عادل خورشید، مولانا محمد اقبال ساقی، مولانا فضل الرحمٰن منگلا، مولانا محمد نعیم لاثانی، مولانا حنیف سیال، مولانا توصیف احمد، مولانا عابد کمال، مولانا عبدالعزیز لاہور، مولانا محمد ابراہیم ادہمی سمیت متعدد مذہبی راہنماؤں اور مقتدر شخصیات نے خطاب کیا اور معروف نعت خواں جناب طاہر بلال چشتی، امین برادران، مولانا قاسم گجر اور دیگر شعراء کرام کی طرف سے ہدیہ نعت پیش کیا جاتا رہا۔

مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور فتنہ قادیانیت کے متعلق تازہ ترین صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کمپرومائز کرنے والے اور قادیانیوں کو پرموٹ کرنے والے اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ ہم دنیا کے آخری کونے تک غداران ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھیں گے اور شہدائے ختم نبوت اور مبلغین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر اور پی ڈی ایم کے سربراہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اس مبارک مجلس میں مجھے شرکت سے نوازا، قادیان سے اٹھنے والا فتنہ مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کا شاخسانہ ہے، قصر ختم نبوت میں ہر زمانے میں نقب لگانے کی کوشش کی گئی، حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر آج تک مسلمانوں نے منکرین ختم نبوت کے خلاف جنگ و جہاد جاری رکھا ہوا ہے، منصب خاتمیت اور نبوت ورسالت کا تاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہی پر سجتا ہے، قرآن مجید نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین جیسے منفرد وصف سے نوازا، ختم نبوت کے صدقے میں اللہ نے ہمیں دین کامل اور مکمل نظام حیات قیامت تک کے لیے عطا فرمایا ہے۔ خاتم النبیین کے مفہوم کو تبدیل کر کے اسلام کی بنیاد پر ڈاکہ زنی کی کوشش ہو رہی ہے، ختم نبوت کے سب سے بڑے علمبردار خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ تھے، آج اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت صحابہ کرامؓ کی سنت کو زندہ رکھتے ہوئے فتنہ قادیانیت کے خلاف برسرپیکار ہیں، آج مغربی دنیا نے قادیانیت کو ہمارے دینی اور مذہبی معاملات میں دخیل کیا ہوا ہے، مغربی دنیا قادیانیت کو اس لئے پرموٹ کرتی ہے کہ اسلام کی تعبیرات وتشریحات وہ کرے، جو سامراجی طاقتوں کو قبول ہو، ملک میں قادیانی اور یہودی ایجنڈے کے خلاف بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔

امیر مرکزیہ حضرت مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے کہا کہ علماء کرام اور اسلامیان پاکستان تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کی آبیاری کو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں، جو بھی نبوت کے سایہ میں آئے گا نبوت کا نور پائے گا، تمام انبیاء کرام نے بھی آخری نبی کی نبوت کی گواہی دی۔ تمام اقوام عالم کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ دنیا کا امن شریعت پر عمل کرنے ہی سے ممکن ہے۔ نظام شریعت کے نفاذ سے دنیا میں امن قائم ہوگا۔ اس امت کے علماء قرآن وسنت کے وارث ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی کے بعد بھی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے، ہم تو قادیانیوں کے ماسک اور ایس او پیز کو بھی جانتے ہیں، قادیانیوں کی تکنیک یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرزا قادیانی کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی تحریریں دکھاتے ہیں، قادیانی مربیوں کا اپنے منسوخ شدہ عقائد کو پیش کرنا یہ بتلاتا ہے کہ تمہارا ماضی کے عقائد کی طرف آنے کو جی چاہتا ہے۔

جماعت اسلامی کے امیر سینیٹر جناب سراج الحق نے کہا کہ ختم نبوت کے پروگراموں میں شرکت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے نور سے منور فرماتا ہے، قادیانی شیطان کے ایجنٹ اور استعماری قوتوں کے گماشتے ہیں، ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ دوسرے غیر مسلم اقلیتوں کی طرح پاکستان کے آئین کو تسلیم کر کے خود کو اقلیت سمجھ کر رہیں آج خلفائے راشدین کی خلافت وحکومت ہوتی تو کب سے منکرین ختم نبوت کے فتنے کا وجود بھی ختم ہو جاتا، تمام سیاسی پارٹیاں اقتدار کے حصول کے لیے باہمی دست وگریباں ضرور ہوتی ہیں لیکن مغربی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے سب سیاسی پارٹیاں ایک ہیں۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ آج ملک

کی عمومی صورت حال ہم سب کے سامنے ہے، ادارے، طبقات اور شخصیات ایک دوسرے کے متصادم چل رہے ہیں، قومی سطح پر جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہ ہماری غلطیاں ہیں اور ہماری خودمختاری پر سوالیہ نشان ہے، ہم استفسار کرتے ہیں کہ قانون توہین رسالت کی منسوخی اور تحفظ ختم نبوت کے قوانین میں ترمیم کی باتیں امریکا اور یورپی یونین سے کیوں آتی ہیں۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کہا کہ ختم نبوت کے تبلیغی پروگراموں کا مقصد دفاع ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس فریضے کو فروغ دینا اور اس کی جدوجہد کو جلا بخشنا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح منکرین ختم نبوت کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ ہماری نوجوان نسل ملٹی میڈیا، سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا جیسے مورچوں کو تحفظ ختم نبوت اور اسلامی اقدار و روایات کو فروغ دینے کے لئے استعمال کرے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ بیوروکریسی اور اسٹیبلشمنٹ میں غیر محسوس انداز میں گستاخان رسول اور اسلام و ملک دشمن سہولت کار موجود ہیں جو کہ علماء کرام کی کردار کشی کر کے حکومتی حساس اداروں کو مساجد و مدارس کے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔

ممتاز اہلحدیث رہنما سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ مسلمانوں کا یقین محکم ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ذوالفقار علی بھٹو سے تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کا کام لیا۔ میں اکابرین ختم نبوت کی عظمتوں کو سلام کرتا ہوں کہ پارلیمنٹ کی کارروائی پر کتاب شائع کر دی۔ آدھا پاکستان قادیانی کیا ہونا تھا قومی اسمبلی کی کارروائی کو پڑھ کر سیکڑوں قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں سے بڑھ کر اور کوئی صلحاء کی جماعت نہیں ہے۔ افریقی و یورپی ممالک میں تحفظ ختم نبوت کی مقدس آواز پاکستان کے علماء کی کاوشوں کی وجہ سے پہنچی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج اتحاد امت کی وجہ سے بہت بڑی نعمت ہے۔ پورے ملک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا گلدستہ سجا کر اتحاد و یگانگت کا درس دیتی ہے۔

کانفرنس کی جھلکیاں

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سہ سالہ انتخابات میں ایک مرتبہ پھر مولانا خواجہ عزیز احمد اور مولانا سید سلیمان یوسف بنوری نائب امیر منتخب ہوئے، مجلس عمومی کے تمام افراد نے اپنی رائے عامہ سے نائب امراء کا چنا کیا۔

☆......سیکورٹی پر مورچہ زن رضا کاران ختم نبوت شرکاء کے ساتھ مثالی ڈسپلن، اپنائیت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔

☆......28/اکتوبر کی صبح کو جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے منفرد اور ممتاز انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا جو کہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سماعت کیا۔

☆......کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہ و اہل بیت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔

☆......کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

☆......کانفرنس میں مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی کے حفاظ اور متخصصین حضرات کی دستار بندی کا سماں قابل دید اور قابل رشک تھا۔

☆......بجلی بحران کے باعث کانفرنس کے منتظمین نے متعدد پاورفل جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا جو کہ آفتاب نیم روز کا کام دیتے رہے۔

☆......کانفرنس کی مکمل کارروائی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔

☆......منتظمین نے شرکاء جلسہ کے لئے خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھولداریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کار ٹیموں کی خدمات حاصل کیں، پنڈال سے چند میٹر کے فاصلے پر مسلم پارک میں خورد و نوش کا وسیع انتظام موجود تھا۔

☆......کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، ذوالفقار علی بھٹو، یحییٰ بختیار رحمہم اللہ کا بار بار تذکرہ ہوتا رہا۔

☆......ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے سالانہ خریدار بننے کے لئے شرکاء قائم کردہ دفتر میں سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔

☆......معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف و سرور کی حالت میں جھومتے رہے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆......کانفرنس کی متعدد قراردادیں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکاء کے سامنے پڑھیں اور شرکائے کانفرنس نے ہاتھ کھڑے کر کے قراردادوں کی تائید کی۔

مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ پارلیمنٹ کی سطح پر علماء کرام کی جدوجہد سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانی گروہ نے آج تک پارلیمنٹ کے فیصلے اور اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کرکے بغاوت پر مبنی موقف اپنایا ہوا ہے۔

مفتی محمد حسن نے کہا کہ تمام بدنی، زبانی و مالی عبادات اور اسلامی احکامات ہمیں ختم نبوت کی بدولت میسر آئے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کسی دور میں بھی مسلمانوں نے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو برداشت نہیں کیا۔

مولانا جاوید قصوری نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے بغیر اسلام کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی، ہم امت وحدت بن کر ان اسلام دشمن فتنوں کا مقابلہ کریں گے اور ہمیں اسلام کے غلبہ اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے آگے بڑھنا ہوگا۔

جناب متین خالد نے کہا کہ قادیانی اپنی تعداد بڑھ چڑھ کر بتا کر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قادیانی گروہ خود مرزا قادیانی کی تحریرات اور کذبات سے بھاگ رہا ہے، اس لئے وہ مرزا قادیانی کی کتب میں ردو بدل کررہے ہیں۔

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالت کرنے والوں کو خدا کی زمین پر رہنے کا کوئی حق نہیں۔ قادیانیت کا زہریلا سانپ عالمی قوتوں کی پشت پناہی اور پرورش کی وجہ سے زہریلا اژدھا بن گیا ہے۔ افریقی ممالک میں مسلمان قادیانی ارتدادی سازشوں کا شکار ہورہے ہیں۔

خواجہ مدثر محمود تونسوی نے کہا کہ پنجاب میں گزشتہ پندرہ سالوں سے دینی مدارس کے علماء کرام کے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کیا جارہا ہے۔ ان سیاسی گماشتوں سے خیر کی توقع رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ علماء کرام پر اعتماد

قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اکتالیسویں سالانہ آل پاکستان دوروزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعوین، مندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری اور تعاون سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... یہ اجتماع اسلامیان پاکستان کو یقین دلاتا ہے کہ قانون توہین رسالت، قوانین تحفظ ختم نبوت اور اسلامی دفعات کا ہر قیمت پر دفاع کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع قانون نافذ کرنے والے اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے درخواست گزار ہے کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کی طرف سے ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور ان کے مظالم کا سخت سے نوٹس لیا جائے اور بلاتفریق چناب نگر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک پارلیمانی قانون کے ذریعہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کا ان کی آبادی کے تناسب سے الگ الگ کوٹہ مقرر کیا جائے اور مسلمانوں کے کوٹہ ملازمت کے لیے درخواست دہندہ کے درخواست فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ لازمی شرط کے طور پر شامل کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی روشنی میں قادیانی عبادت گاہوں اور مراکز سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور دیگر اسلامی اصطلاحات محفوظ کی جائیں اور قادیانیوں کو قانون کی روشنی میں اسلام شعائر کے استعمال سے منع کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور مزید برآں دوسری اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کررکھا ہے۔ جو ریاست کے اندر ریاست کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

کرنے سے مغربی کلچر وثقافت اور مغربی سیاست کو شکست دی جاسکتی ہے۔

خواجہ نظام الدین سیالوی نے کہا کہ 1974ء میں تمام مکاتب فکر کے اتحاد و یگانگت کی برکت سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ تحفظ ناموس رسالت اور قوانین ختم نبوت بھی اتحاد کی وجہ سے موجود ہیں۔ پاکستان میں مدارس و مساجد کی سالمیت پر حرف نہیں آنے دیں گے اور ملک کو سیکولر بننے نہیں دیں گے۔

مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کا پلیٹ فارم ہے۔ سوچی سمجھی سازش کے تحت مسلمانوں پر قادیانیوں کو اور اسلام دشمن قوتوں کو مسلط کیا جارہا ہے۔

مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے کہا کہ قادیانی اگر تعصب کی عینک اتار کر مرزا قادیانی کی کتب پڑھیں تو ان پر اسلام کی حقیقت واضح ہو جائے گی اور انہیں معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی کی کتب تضادات کا مجموعہ اور الحاد و ارتداد کا چربہ ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ کم از کم اپنی فیملیوں کے تمام افراد کو ختم نبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث زبانی یاد کرائیں۔

مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے کہا کہ ہمیں اس ملک کی وحدت و سلامتی اور خود مختاری عزیز ہے۔ میں قادیانیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ تم جس رنگ میں بھی آؤ گے ہم تمہیں نور ایمانی سے پہچان لیتے ہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ہم زندگی کے آخری سانس تک تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ اس پُر آشوب دور میں فتنوں سے بچنے کے لئے اکابرین کی مجالس، مساجد و مدارس اور صلحاء امت سے تعلق قائم رکھنا ہوگا۔ ہمارے نوجوان آج بھی اپنے اکابرین کی طرح حرمت رسول اور دفاع ختم نبوت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ نے کہا کہ صحابہ کرامؓ سب سے پہلے محافظین ختم نبوت اور قدوسیوں کی جماعت ہے۔ دفاع ختم نبوت اور دفاع صحابہ لازم و ملزوم ہے۔ قادیانیت کا کفر دیگر غیر مسلموں کی طرح نہیں بلکہ ان کے کفریہ عقائد ارتداد و زندقہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمان قادیانیوں کی مصنوعات کا ہر سطح پر بائیکاٹ کریں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اسلامیان پاکستان قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن گھناؤنی سازشوں کا ادراک کر کے اتفاق و یگانگت سے ناکام بنانے میں ہراول دستے کا کردار ادا کریں۔ اسلام کے نام سے معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں قادیانی اور یہودی ایجنڈا نہیں چلنے دیا جائے گا۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ سکہ بند قادیانی عناصر خود کو آئین کا پابند اور اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کر رہے ہیں۔ قادیانی جرائد اور رسائل میں غیر قانونی طور پر اسلامی شعائر اور مسلمانوں کی مذہبی اصطلاحات استعمال کر کے آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی کررہے ہیں، جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہورہے ہیں۔

مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ گستاخان رسول کو سپورٹ کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل ہوں گے۔

مقررین نے کہا کہ کلیدی عہدوں پر فائز سکہ بند قادیانی ملکی سلامتی اور استحکام کے لئے خطرے کی گھنٹی ہیں۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ہمارے ایٹمی اثاثہ جات محفوظ ہاتھوں میں نہیں رہ سکتے۔ ٹرانس جینڈر بل کے ذریعے ملک میں مغرب کے شہوت پرست معاشرے کو پروان چڑھانا خاندانی نظام کی تباہی اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے روگردانی اور انحراف ہے۔ چناب نگر میں قادیانی جماعت کی طرف سے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی لمحۂ فکریہ ہے۔ قادیانی اور یہودی ایجنٹ بیرونی فنڈنگ اور امپورٹڈ پالیسیوں کے ذریعے فوج، دینی قوتوں اور جمہوری اداروں میں تصادم کی صورت پیدا کر کے ملک میں انارکی پھیلانا چاہتے ہیں۔ ہمیں ملک میں قادیانیت نوازی سے آزاد خارجہ پالیسیوں کو اپنانا ہوگا۔ قادیانی پاکستان کے آئین کے مطابق خود کو غیر مسلم تسلیم کر کے بغاوت پر مبنی جارحانہ پالیسیوں کو ترک کر دیں، قادیانی گروہ کا بیرونی دنیا میں اپنی فرضی و بوگس مظلومیت کا واویلا جھوٹ کا پلندہ ہے۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال کرنے سے منع کیا جائے۔ سول اور فوج کی بنیادی آسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے، سودی نظام کو ختم کیا جائے، جمعۃ المبارک کی چھٹی بحال کی جائے۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکی قید سے رہا کرایا جائے۔

☆☆............☆............☆☆

ساتواں سالانہ کُل کراچی

بین المدارس تقریری مسابقہ

کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے دینی مدارس کے طلبہ کو اسلوبِ تقریر اورفنِ خطابت کی تربیت دینے کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لیے تقریباً گزشتہ سات سالوں سے ’’کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ‘‘ کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ ہر سال مدارس کے سہ ماہی امتحانات کے بعد ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں شہر بھر کے مدارس سے طلبہ شریک ہوتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی تقریری مسابقے کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مسابقہ منعقد ہوا، جس میں تقریر کا عنوان تھا: ’’فتنۂ قادیانیت کا تعاقب کیوں ضروری ہے؟‘‘ جن طلبہ کرام نے پہلے مرحلے میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہوگئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کا عنوان تھا: ’’قادیانیت؛ ایک سامراجی فتنہ‘‘ جن طلبہ نے دوسرے مرحلے میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی وہ اس مسابقے کے آخری اور حتمی مسابقے کے لئے منتخب ہوئے۔ تیسرے مرحلے میں تقریر کا عنوان ’’اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ‘‘ تھا۔ ذیل میں تینوں مرحلوں کی مفصل رپورٹ پیش کی جارہی ہے:

پہلا مرحلہ:

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں کراچی کے ۱۸ ٹاؤنوں میں مسابقے ہوئے۔ جن میں ۱۸۶ دینی مدارس کے ۲۷۵ طلبہ نے حصہ لیا، اس کی تفصیل یہ ہے:

مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ گارڈن

میں صدر ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ، مدرسہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن، مدرسہ یوسفیہ کھتری مسجد، جامعہ غفوریہ پاکولا مسجد اور دارالعلوم صرافہ بازار کے ۱۲ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مفتی شکور احمد اور مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ سہراب گوٹھ کے استاذ مولانا کامران کیانی نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد پراچہ، مولانا محمد عمر فاروق، مولانا محمد وقاص، مولانا حفظ الرحمٰن، حافظ محمد عادل، قاری عبدالوحید لغاری اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض اعزاز علی، مستقیم احمد اور مولانا مسعود احمد لغاری نے ادا کیے۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ کے مہتمم مولانا مفتی حمود الرحمٰن اور ناظم مولانا محمد وقاص تھے۔ مدرسہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن سے درجہ ثالثہ کے طالب علم عبدالفتاح بن محمد فاروق نے پہلی، مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد حذیفہ بن نعیم اللہ نے دوسری جبکہ دارالعلوم نورانی مسجد صرافہ بازار سے درجہ خامسہ کے عبداللہ بن عبدالبصیر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات صدر ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مسعود احمد لغاری نے اپنے ساتھیوں اور مدرسہ ہذا کے اساتذہ وطلبہ کے ہمراہ سرانجام دیے۔

جامعہ دارالفیوض جونا مسجد ہاشمی میں لیاری

ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ کریمیہ، مدرسہ حسینیہ عرفات مسجد، جامعہ دارالفیوض، جامعہ محمودیہ، جامعہ عثمانیہ اور جامعہ توحیدیہ چاکیواڑہ کے ۱۱ طلبہ نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض جامع مسجد اقصیٰ کھڈہ کے امام و خطیب مفتی عبدالمتین اور جامع مسجد عثمان غنی لی مارکیٹ کے امام وخطیب مولانا نورالاسلام نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا بشیر احمد، مولانا غلام اللہ، مولانا حمزہ، مولانا صابر، قاری عبدالوحید

لغاری، مولانا نصیراللہ اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض جامعہ نظامیہ توحیدیہ کے استاذ مولانا محمد شہریار اور مبلغ ختم نبوت مولانا عبداللہ چغرزئی نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ دارالفیوض کے مہتمم مولانا محمد جاوید تھے۔ جامعہ محمودیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم خان ولی بن محمد ولی نے پہلی، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ ثالثہ کے طالب علم مستفیض الرحمٰن بن جان محمد نے دوسری جبکہ مدرسہ نظامیہ توحیدیہ سے درجہ ثالثہ کے عبدالکریم بن صالح محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاری ٹاؤن کے نگران مولانا نعیم اللہ نے اپنے رفقا، مدرسہ ہذا کے اساتذہ کرام کے ہمراہ نبھائے۔

جامعہ قرطبہ شیریں جناح کالونی کیماڑی

میں کیماڑی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ اسلامیہ کلفٹن، جامعہ سعیدیہ زمزمہ، جامعہ قرطبہ، جامعہ خلفاء راشدین، مدینہ مسجد، مدرسہ زین العابدین مشرف کالونی، مدرسہ عثمانیہ اسٹاف کالونی اور تعلیم القرآن ماڑی پور کے ۱۵ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا قاضی فخر الحسن تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد حامد استاذ جامعۃ الصفہ، مولانا محمد فاروق استاذ جامعہ فاروقیہ اور مولانا مطیع اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ بہار کالونی نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد عارف، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا محمد عبداللہ، بھائی محمد حارث، محمد فیضان، قاری عبدالوحید لغاری اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض محمد معاویہ متعلم جامعہ قرطبہ نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ مولانا الطاف الرحمٰن عباسی تھے۔ جامعہ قرطبہ درجہ خامسہ کے حسنین معاویہ بن عبدالخالق نے پہلی، مدرسہ خلفائے راشدین ماڑی پور سے درجہ خامسہ کے طالب علم آدم خان بن عبدالرحمٰن نے دوسری، جبکہ جامعہ قرطبہ درجہ سادسہ کے طالب علم انعام الرحمٰن بن جمیل الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کیماڑی ٹاؤن کے نگران مولانا حضرت حسین نے اپنے ساتھیوں اور جامعہ ہذا کے اساتذہ کے ہمراہ انجام دیے۔

مدرسہ رحمانیہ حضرت بلالؓ کالونی کورنگی

میں کورنگی ٹاؤن کے طلبہٗ مدارس کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ رحمۃ للعالمین، جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن اور معہد عثمان بن عفان کے ۱۲ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا لطف الرحمٰن استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا قاری محمد ناصر، مولانا تاج الرحمٰن اور مولانا محمد جعفر آفریدی نبھا رہے تھے۔ علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسہ معہد عثمان بن عفان سے دورۂ حدیث کے طالب علم صفوان بن محمد الیاس نے پہلی، جامعہ دارالعلوم کراچی سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد سہیل بن نعیم نے دوسری جبکہ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی سے عصمت اللہ بن پیر غلام نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ عربیہ اسکاؤٹ کالونی میں گلشن اقبال

ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ عارف العلوم، جامعہ اشرف المدارس، دارالعلوم گلشن، جامعہ فضل العلوم، جامعہ دارالخیر، جامعہ احسن العلوم، جامعہ دارالسلام اور دارالعلوم رشیدیہ کے ۱۵ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مسؤل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی مولانا محمد عادل غنی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا اورنگزیب، مولانا ندیم الرشید اور مولانا فصیح اللہ نے انجام دیے۔ نقابت کے فرائض حافظ عبدالمغیث نے سرانجام دیے۔ جامعہ دارالخیر سے درجہ سادسہ کے طالب محمد حمزہ نے پہلی، جامعہ اشرف المدارس سے درجہ دورۂ حدیث کے طالبعلم سجاداللہ نے دوسری جبکہ جامعہ دارالعلوم گلشن سے درجہ سادسہ کے محمد ابوبکر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلشن اقبال ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا عبدالسمیع رحیمی نے اپنے رفقاکے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ تراث الاسلام میں شاہ فیصل ٹاؤن

کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ دارِعبداللہ بن مسعود، جامعہ حمادیہ اور جامعہ تراث الاسلام کے ۱۳ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ حضرت مولانا محمد انور مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عثمان رفیق، جامعہ دارالہدیٰ کے مولانا ایاز رشید اور مولانا محمد یونس نے انجام دیے۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیم مخلص کارکن مولانا محمد اشفاق یونس نے سر انجام دیے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے استاذ مولانا اختر شاہ تھے۔ جامعہ دارعبداللہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم یوسف محمود بن خالد محمود نے پہلی،

جامعہ فاروقیہ سے درجہ دورۂ حدیث کے محمد اعجاز بن منظور الٰہی نے دوسری، جبکہ جامعہ دارِ عبداللہ بن مسعود سے درجہ سادسہ کے کامران ترابی بن محمد علی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات شاہ فیصل ٹاؤن کے نگران مولانا احسن نسیم نے اپنے رفقا کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ انوار العلوم شاد باغ میں ملیر ٹاؤن کے

مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر، مدرسہ واحدیہ ملیر سٹی، جامعہ انوار العلوم شاد باغ، مدرسہ عمر بن خطاب ماڈل کالونی، مدرسہ اشرف العلوم ماڈل کالونی اور جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی کے ۱۱ طلبہ نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض مولانا جمیل احمد جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، مولانا محمد آصف جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن اور مولانا طارق جمیل مدرسہ انوار القرآن نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مسؤل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر مولانا محمد اسحاق مصطفٰی اور مولانا مفتی صباح الدین نے ادا کیے۔ پروگرام کے میزبان مفتی شفیق الرحمٰن گلگتی تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا فضل بن فضل، مولانا حنیف الرحمٰن اور مولانا محمد ریاض سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد عمیر بن افضل خان نے پہلی، جامعہ عمر بن خطاب سے محمد ولید عبداللہ بن محمد مظہر نے دوسری جبکہ جامعہ خاتم النبیین کے محمد حسان بن محمد رفیق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ملیر ٹاؤن کے نگران مفتی تنویر احمد نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ ابی ہریرہ میں لانڈھی ٹاؤن کے

مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ انوار القرآن، جامعہ ابوہریرہ، مدرسہ رحیمیہ، جامعہ الغنی، جامعہ دارالقرآن اور جامعہ تدریس القرآن بنوریہ کے ۱۱ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامع مسجد طیبہ کے امام و خطیب مولانا محمد احسن راجہ تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ عربیہ اسلامیہ ملیر کے استاذ مولانا ارشد اقبال، مولانا سیّد حسنین شاہ اور مولانا عبدالنافع نے انجام دیے۔ نقابت کے فرائض مولانا فقیر محمد نظیم اور مولانا لائق شاہ نے نبھائے۔ پروگرام کے میزبان مفتی محمد شیرین شاہ اور مولانا حیدر علی تھے۔ جامعہ ابی ہریرہ سے درجہ سابعہ کے انعام اللہ بن محمد زادہ نے پہلی، جامعہ الغنی سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد یوسف بن غنی الرحمٰن نے دوسری جبکہ جامعہ انوار القرآن سے درجہ اولیٰ کے محمد جواد بن اختر کریم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لانڈھی ٹاؤن کے معاونین نے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن قائد آباد میں

بن قاسم ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ بیت السلام، جامعہ محمد بن قاسم، جامعہ بیت العتیق، مدرسہ گلشن معظم، مدرسہ عائشہ اور مدرسہ عبداللہ بن عباس کے ۱۴ طلبہ نے شرکت کی۔ یہاں مہمان خصوصی جامعہ عربیہ اسلامیہ ملیر شاخ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا قاضی منیب الرحمٰن تھے۔ منصفین مولانا اظہار الحق جامعہ عثمانیہ، مولانا لائق شاہ جامعہ رحیمیہ اور مولانا قاری حکمت اللہ مدرسہ دارالقرآن تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا طارق شامزی، مولانا محمد منیب الرحمٰن شاہ، مولانا محمد سلیم، مفتی محمد عمران اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیم مخلص کارکن مولانا محمد جنید اسحاق اور حافظ محمد شعیب نے سر انجام دیے۔ میزبان جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن کے ناظم مولانا اجمل شاہ شیرازی تھے۔ جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن سے درجہ خامسہ کے محمد ابوبکر بن محمد جمیل نے پہلی، جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد نعیم بن عبدالشکور نے دوسری جبکہ جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ رابعہ کے نور الدین بن حافظ عبدالرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیم رفیق اور بن قاسم ٹاؤن کے نگران مولانا محمد جنید اسحاق نے اپنے رفقا کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ عربیہ احسن الدراسات میں نارتھ

کراچی ٹاؤن کے طلبۂ مدارس کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن، جامعہ صدیقیہ مچھر کالونی، ادارہ معارف القرآن، جامعہ نور الہدیٰ، جامعہ خلیلیہ لاسی گوٹھ، جامعہ مدنیہ نیو کراچی، جامعہ احسن الدراسات، دارالعلوم رحمانیہ بحریہ ٹاؤن، جامعہ ابی ذر غفاری یو پی موڑ اور جامعہ سیف العلوم نارتھ کراچی کے ۲۳ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامع مسجد طیبہ کے مولانا احسن راجہ تھے۔ منصفین کے فرائض شیخ الحدیث مولانا علی اکبر جلبانی جامعہ انوار العلوم، مولانا

لطیف اللہ راشد استاذ مدرسہ بطحاء اور مولانا سیّد محمد یوسف مدرسہ مفتاح اسلامیہ نے نبھائے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا شیر بہادر، مولانا نثار احمد مولانا محمود دانش، مولانا صالح اللہ، مولانا احمد دیوان، مولانا محمد یونس، مولانا محمد اشرف، مولانا عبدالرؤف ، قاری ظفر اقبال اور مولانا محمد طلحہ سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔نقابت کے فرائض مولانا شاکراللہ نے سر انجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مفتی حمید احسن مدظلہ تھے۔ ادارہ معارف القرآن سے درجہ ثالثہ کے طالب علم حبیب اللہ بگٹی بن غلام قادر بگٹی نے پہلی، درجہ سابعہ کے طالب علم سعد عثمان بن محمد عثمان نے دوسری جبکہ جامعہ مدنیہ سے درجہ سادسہ کے اختر زمان بن شاہ ولی اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ کراچی ٹاؤن کے نگران مولانا شاکراللہ نے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

مدرسہ مفتاح العلوم میں نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ بطحاء، مدرسہ معاذ بن جبل، جامعہ مدنیہ، جامعہ مدینۃ العلوم، مدرسہ امام ابو یوسف، جامعہ علی المرتضیٰ، جامعہ رحمانیہ اور مدرسہ معہد العلوم الاسلامیہ کے ۱۶ طلبہ نے شرکت کی۔مہمان خصوصی معہد الخلیل الاسلامی کے استاذ و مفتی حضرت مولانا مفتی محمد سلمان یاسین مدظلہ تھے۔ منصفین کی ذمہ داریاں استاذ مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر مولانا قاضی منیب الرحمٰن، مولانا عبدالباسط اور استاذ مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر مولانا محمد شفیع چترالی انجام دے رہے تھے۔

نقابت کے فرائض حافظ عبدالمغیث اور مولانا محمد ثناء الرحمٰن نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا محمد ثناء الرحمٰن تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبدالواحد، مولانا برکت اللہ، بھائی فصیح، احمد اقبال، سیّد محمد ارقم علی سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ مدینۃ العلوم سے درجہ خامسہ کے مزمل میر بن مبارک میر نے پہلی، جامعہ اشرفیہ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم نظام الدین بن گل نذیر نے دوسری جبکہ جامعہ امداد العلوم سے درجہ سادسہ کے محمد صادق بن سراج الاسلام نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے نگران مولانا محمد ثناء الرحمٰن نے اپنے رفقا کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعۃ الرشید گلشن معمار میں گڈاپ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔جس میں دارالعلوم صدیقیہ تیسر ٹاؤن، جامعۃ النور، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم منگھو پیر، دارالعلوم مدنیہ سرجانی، دارالعلوم قاسمیہ، مدرسہ بیت العلوم اسلامیہ، مدرسہ شمس العلوم کوزی واٹر پارک، معہد تعلیم القرآن، مدرسہ شمس الہدیٰ، جامعہ انیسیہ ڈنی بخش گوٹھ، جامعہ صدیقیہ گلشن معمار، مدرسہ اسلامیہ تعلیم الدین تیسر ٹاؤن اور مدرسہ ریاض الجنۃ کے ۲۰ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث جامعۃ الرشید حضرت مولانا مفتی محمد مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ عربیہ اسلامیہ شاخ بنوری ٹاؤن کے استاذ قاضی منیب الرحمٰن، مولانا محمد قاسم امام جامع مسجد گلشن اقبال اور مولانا محمد عدنان کلیانوی جامعہ انوار القرآن نے انجام دیئے۔نقابت کے فرائض مسؤل ضلع شرقی مولانا محمد رضوان قاسمی اور مسؤل ضلع جنوبی مولانا محمد کلیم اللہ نعمان نے سرانجام دیے۔ پروگرام کے میزبان جامعۃ الرشید کے مہتمم مفتی عبدالرحیم مدظلہ تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا مفتی نصراللہ، مولانا عبدالباسط، مولانا احسان عادل، مولانا احسان اللہ، مفتی محمد عارف، مولانا حبیب اللہ، اور مولانا محمد ثناء الرحمٰن سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد قاسم نے شرکائے مجلس سے خطاب بھی کیا۔جامعۃ الرشید سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد بن فیصل نے پہلی، جامعہ صدیقیہ سے درجہ دورۂ حدیث کے طالب علم ناظم الدین بن احمد اللہ نے دوسری جبکہ جامعہ بیت العلوم سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد بلال بن ابوبکر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گڈاپ ٹاؤن کے نگران قاری محمد ظفر اقبال نے جامعہ کے اساتذہ کرام کی معاونت سے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ مخزن العلوم میں اورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔جس میں جامعہ فاروق اعظم، جامعہ ربانیہ، جامعہ تعلیم القرآن ریاض الجنۃ، جامعہ عبداللہ بن عباس الاسلامیہ، جامعہ عبداللہ بن مسعود کراچی، مدرسہ انوار القرآن، جامعہ دارالعلوم حنفیہ، دارالعلوم تعلیم الاسلام، جامعہ مصعب بن عمیر، جامعہ دارالعلوم الخضراء، جامعہ محمودیہ، جامعہ عثمانیہ بھٹو کالونی، مدرسہ زینت القرآن اور مدرسہ عربیہ حقانیہ کے ۱۶ طلبہ نے شرکت کی۔ یہاں مہمان

خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال تھے۔ منصفین کی ذمہ داریاں مولانا محمد عبداللہ، مولانا مجاہد نبی اور مولانا محمد وسیم نے پوری کیں۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا حبیب اللہ، مولانا سعید انور، مولانا محمد سجاد، مولانا عبداللہ، مولانا مشتاق احمد شیرازی، مولانا عبدالخبیر اور مولانا فضل خالق سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا عثمان شاکر، بھائی ضیاء الرحمٰن اور مولانا محمد حسان نے سر انجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا ڈاکٹر قاسم محمود تھے۔ جامعہ نعمان بن ثابت سے درجہ رابعہ کے طالب علم عبدالشکور بن عبدالقہار نے پہلی، مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن اقصیٰ مسجد سے درجہ ثانیہ کے طالب علم محمد وسیم بن قشم خان نے دوسری جبکہ جامعہ حنفیہ پونے پانچ چورنگی سے درجہ اولیٰ کے طالب علم ذکاء الرحمٰن بن ضیاء الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات اورنگی ٹاؤن کے نگران مولانا محمد وسیم اور مولانا عثمان شاکر نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ اشاعت القرآن بلال مسجد میں بلدیہ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ یہاں مدرسہ تعلیم القرآن، مدرسہ علوم القرآن، مدرسہ اشاعت القرآن، احیاء العلوم، انوار القرآن، خیر العلوم، جامعہ صفہ، معہد الایوب، عثمانیہ یوسف گوٹھ اور اسلامیہ مبارک مسجد کے ۱۷ طلبہ نے شرکت کی۔ جب کہ مہمان خصوصی مذہبی اسکالر مولانا فضل سبحان تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ بیت الغفور کے مولانا عنایت اللہ عادل، مولانا عبیداللہ نورانی مسجد اور مولانا نثار نورالاسلام مسجد نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا خلیل اللہ، مولانا طاہرین، مفتی فیض الحق، مولانا محمد مصدق کچلی، مولانا سلیم اللہ بلیدی، مولانا عبدالواحد، مولانا تاج احمد، مولانا محمد طالوت، محمد صابر اور سید محمد شاہ سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان مولانا مفتی ضیاء الرحمٰن مدظلہ تھے۔ جامعہ دارالعلوم صفہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم نعمان بن مسعود نے پہلی، جامعہ انوار القرآن صدیقیہ سے درجہ ثانیہ کے حسنین معاویہ بن محمد اصغر نے دوسری جبکہ معہد الایوب سے درجہ ثانیہ کے طالب علم محمد کاشف بن محمد وارث نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بلدیہ ٹاؤن کے نگران مولانا سعید الرحمٰن نے رفقائے ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ اشرفیہ امدادیہ (عائشہ مسجد) میٹروول میں سائٹ ٹاؤن کے طلبۂ مدارس کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ بنوریہ عالمیہ، جامعہ معہد القرآن، جامعہ اشرفیہ امدادیہ، جامعہ مظاہر العلوم، جامعہ عثمانیہ مکی مسجد، جامعہ اسلامیہ واحدیہ، جامعہ دراسات القرآنیہ کے ۱۲ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی استاذ الحدیث مولانا مفتی مظہر الدین حیدر (رئیس جامعہ قرطبہ و خلیفہ مجاز حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی) اور شیخ الحدیث مولانا مفتی نذیر احمد کاغانی مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد خورشید (استاذ جامعۃ الرشید)، مولانا عبدالحمید سعید (مدیر جامعہ صفہ بیت العلم و استاذ معارف القرآن) اور مولانا فیض ربانی (استاذ مدرسہ فاطمۃ الزہرا للبنات) نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا فضل ہادی، مولانا ابوہریرہ، مفتی عبدالباقی، مولانا الطاف، مولانا مقصود الرحمٰن عباسی، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا مختار، محترم عبدالصمد، مولانا عبیدالرحمٰن اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کی ذمہ داری مولانا نعیم اللہ شاکر اور جناب عبیدالرحمٰن نے ادا کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا مفتی عبدالجبار مہتمم مدرسہ جامعہ اشرفیہ امدادیہ اور مولانا ابوبکر ناظم اعلیٰ تھے۔ جامعہ خلفائے راشدین گولیمار شاخ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے درجہ خامسہ کے طالب علم عثمان غنی بن شکیل نے پہلی، جامعہ بنوریہ عالمیہ سے درجہ دورۂ حدیث کے طالب علم ولی اللہ بن سعید ولی نے دوسری جبکہ جامعہ اشرفیہ امدادیہ سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد بن سردار نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات سائٹ ٹاؤن کے نگران مولانا مشتاق احمد شاہ نے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ نبھائے۔

جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ میں جمشید ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، معہد الخلیل الاسلامی، جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ، مدرسہ عربیہ اویس قرنی، مدرسہ تعلیم القرآن، جامعہ عثمانیہ بہادر آباد، جامعۃ السعید، جامعہ عربیہ عباسیہ، جامعہ درویشیہ، ہدایہ اکیڈمی اور مدرسہ یوسفیہ بنوریہ کے طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا زیب مدظلہ، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

اورمولانا قاری اللہ داد تھے۔منصفین کے فرائض مفتی موسیٰ خان مہتمم بیت العلم ڈیفنس،مولانا مفتی ساجد محمود ناظم جامعہ انوارالعلوم مہران ٹاؤن اور مولانا مسعود الرحمٰن چترالی مدرسہ دولت القرآن نے انجام دیے۔دیگر مہمانان گرامی میں مفتی محمود احمد، مولانا عمر عباسی، مولانا عبداللہ مروت اور مولانا حشمت اللہ خان سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔نقابت کے فرائض مولانا محمد بلال نقشبندی نے انجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مفتی محمد طیب عثمانی مہتمم جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ تھے۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے دورۂ حدیث کے طالب علم احسان اللہ بن سعید الرحمٰن نے پہلی، خلیل الرحمٰن بن مالی خان نے دوسری جبکہ تعلیم القرآن والسنۃ سے متوسطہ کے ثناء اللہ بن غازی مرجان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات جمشید ٹاؤن کے نگران مولانا محمد بلال نقشبندی اور ان کے رفقا نے سرانجام دیے۔

جامعہ الٰہیہ میں لیاقت آباد ٹاؤن کے طلبہ مدارس کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ دارالعلم رشیدیہ، جامعہ الٰہیہ، جامعہ صدیقیہ، مدرسہ تعلیمات قرآنیہ، ادارہ مدینۃ العلوم، مدرسہ تحفیظ القرآن اور انوارالقرآن صدیقیہ کے ۱۰ طلبہ نے شرکت کی۔مہمان خصوصی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد عاطف، مولانا محمد یعقوب اور مولانا محمد ثقلین عابد نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں استاذ القرأ مولانا قاری عبدالعزیز بیگ، مولانا خالد محمود امام وخطیب جامع مسجد ناظم آباد سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔نقابت کے فرائض مولانا محمد حماد جیلانی نے ادا کیے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ مولانا مفتی محمد اخلاق مدظلہ تھے۔ جامعہ الٰہیہ سے درجہ متوسطہ کے محمد ثوبان بن محمد نعمان نے پہلی، جامعہ انوارالقرآن صدیقیہ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم طارق معاویہ بن ظاہر شاہ نے دوسری جبکہ ادارہ مدینۃ العلوم سے درجہ ثانیہ کے طالب علم بایزید حسین بسطامی بن مولانا لئیق احمد سعدی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاقت آباد ٹاؤن کے نگران نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انجام دیے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ سہراب گوٹھ میں گلبرگ ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔جس میں جامعہ گلشن عمر، مدرسہ زکریا الخیریہ اور مدرسہ امام محمد کے ۸ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ مدظلہ اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی محمد سلمان یاسین استاذ معہد الخلیل الاسلامی، مولانا عبدالنعیم فاروقی امام الاخوان مسجد اور مولانا محمد خرم اسلم فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن نے انجام دیے۔نقابت کی ذمہ داری مولانا محمد شاہ رخ اور مولانا محمد حسان اعجاز نبھا رہے تھے۔ پروگرام کے میزبان مولانا سیّد رزین شاہ اور مولانا محمد زبیر تھے۔ مدرسہ زکریا الخیریہ سے محمد حذیفہ بن جاوید نے پہلی، مدرسہ تعلیم الاسلام کے محمد عدنان بن محمد یعقوب نے دوسری، جبکہ مدرسہ زکریا الخیریہ سے نظام الدین بن برہان الدین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ اور گلبرگ ٹاؤن کے نگران مولانا محمد قاسم نے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔ (جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت نشست

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ریلوے کالونی کے زیر اہتمام جامع مسجد غوثیہ گیٹ نمبر۲ میں ”تحفظ ختم نبوت نشست“ کا اہتمام کیا گیا، جس میں مولانا محمد رضوان قاسمی (مسؤل ضلع شرقی) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت صرف عالم اسلام تک محدود نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لئے ہے۔ ہمارے علماء کرام نے ہم سب کو یہ پیغام دیا ہے کہ خود کو حضور علیہ السلام کی چوکیداری کے لئے اللہ تعالیٰ سے قبول کرواؤ، تاکہ بروز قیامت ہماری پیشی جب آقا مدنی کریم کے سامنے ہو تو حضور علیہ السلام ہمیں اپنا محافظ پہچان کر شفاعت فرمادیں۔ حضور علیہ السلام کے نام اگر ہم نے اپنی زندگی وقف کردی تو ہماری دنیا اور آخرت کامیاب ہو جائے گی۔ پروگرام کی صدارت امام مسجد ہذا مولانا رضاء اللہ نے کی، جبکہ جناب امیر صواب خان سمیت علاقے کے معززین، علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے

آخری قسط

مولانا مفتی محمد شہزاد شیخ مدظلہ

۵:...ناچ گانا:

دینِ اسلام میں ستر ولباس کی اہمیت کو بہت اجاگر کیا گیا ہے، مردوں اور عورتوں کے لئے ’’ستر‘‘ کی الگ الگ حدود مقرر کی ہیں، جس سے کم لباس زیبِ تن کرنا جائز نہیں ہے، اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے کہ:

’’یَا بَنِیْ آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاساً یُوَارِیْ سَوْءَاتِکُمْ وَرِیْشاً وَلِبَاسُ التَّقْوَیَ ذَلِکَ خَیْرٌ ذَلِکَ مِنْ آیَاتِ اللّهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ‘‘ (الاعراف:۲۶)

ترجمہ:’’اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو چھپا سکے جن کا کھولنا بُرا ہے اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے اور تقویٰ کا جو لباس ہے وہ سب سے بہتر ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا حصہ ہے، جن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں۔‘‘

جبکہ کارٹون میں مونث کردار کو جو لباس پہنا ہوا دکھایا جاتا ہے وہ شرم وحیا سے نہایت ہی گرا ہوا ہوتا ہے، والدین اس طرف دھیان نہیں دیتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو کارٹون ہی ہے، کوئی حقیقت تو ہے نہیں۔

یاد رکھیے! اگر آج ستر ولباس کی اہمیت دل ودماغ میں نہ بیٹھی تو پھر آئندہ آنے والا وقت بہت بھیانک صورت اختیار کر لے گا۔

’’إِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ یَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔‘‘ (النور:۱۹)

ترجمہ:’’یاد رکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔‘‘

۶:...طلسماتی کرداروں کا ذہن پر حاوی ہونا:

چونکہ عموماً کارٹون طلسماتی کرداروں پر مشتمل ہوتے ہیں جس میں کارٹون کردار کو عام انسانوں سے ہٹ کر غیر معمولی طاقت وصلاحیت کا مالک دکھایا جاتا ہے، اس لئے بچے اس کردار کے کارنامے دیکھ کر اس سے بہت مرعوب ہو جاتے ہیں پھر خود کو اس مقام پر تصور کرکے اپنے اندر بھی اس نوعیت کی طاقت کی امید باندھتے ہیں، بہت سے کارٹون کردار اچھلتے کودتے، اونچائی سے خود کر غوطہ لگاتے اور بنا چوٹ کھائے زمین پر پہنچتے نظر آتے ہیں، نیز اسلحہ چلنے اور دھما کا ہونے کے باوجود اس کا ان پر کوئی اثر نہ ہونا بچے کے دماغ پر بہت بڑا اثر مرتب کرتا ہے۔

’’ٹام اینڈ جیری‘‘ (Tom & Jerry) بہت ہی مشہور کارٹون اس کی بڑی مثال ہے جس میں یہ غیر حقیقی کردار لڑتے جھگڑتے ایک دوسرے کو مختلف گھریلو ودیگر چیزوں سے مارتے دکھائے جاتے ہیں جو بظاہر بڑا مزاحیہ لگتا ہے مگر ایک کم عمر بچہ ان کرداروں کو شوق سے دیکھ کر دانستہ طور پر نقصان دہ سرگرمیاں سیکھ جاتا ہے اور ان کو اصل زندگی میں اپنانے کی کوشش بھی کرتا ہے، اسی وجہ سے ۱۹۷۰ء کی دہائی میں اس سمیت دیگر کلاسیکی کارٹونوں پر کئی ممالک میں پابندی لگا دی گئی تھی۔

۷:...ہندووانہ عقائد پر مبنی کارٹون:

غیر مسلم ممالک اپنے مذہب کی تعلیمات کو بچوں کے ذہنوں میں بٹھانے کے لئے اپنے مذہب کی کتابوں میں موجود کہانیوں کو کارٹونوں کی شکل میں پیش کرتے ہیں، مثلاً کرشنا، ہنومان اور چھوٹا بھیم کو کارٹونوں کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ان شخصیات کے بارے میں کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے جس سے صورتِ حال کی سنگینی کا اندازہ ہوجائے گا۔

کرشنا:

’’کرشنا‘‘ ہندوؤں کے منجملہ خداؤں میں سے ایک خدا کا نام ہے۔ ہندو مذہب کے مطابق ’’کرشنا‘‘ نے ’’ارجن‘‘ کو مخاطب کرکے جو منظوم کہانیاں پیش کیں وہ آج ’’بھگوت گیتا‘‘ کے نام سے ہندوؤں کے مذہبی لٹریچر کا ایک اہم حصہ ہے،

جس میں ہندوؤں (کوروؤں اور پانڈوؤں) کی لڑائیوں کا تذکرہ ہے اور ’’کرشنا‘‘ کو ’’وشنو‘‘ (ہندوؤں کا خدا) کا آٹھواں اوتار بتایا گیا ہے۔

ہنومان:

ہندو مذہب میں ہنومان کو بڑا مقام حاصل ہے، ہندومت کی بڑی کتاب ’’رامائن‘‘ کے مطابق لنکا کے علاقے میں ’’رام‘‘ نے ’’ہنومان‘‘ ہی کی مدد سے اپنی بیوی ’’سیتا‘‘ کو ’’راون‘‘ کی قید سے آزاد کرایا تھا۔

چھوٹا بھیم:

یہ کردار بھی بچوں کی توجہ کا اہم مرکز ہے۔ چھوٹا بھیم ایک ہندو تاریخی کردار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ’’مہابھارت‘‘ جو ہندوؤں کی ایک اور مقدس کتاب ہے، اس میں ’’بھیم سین‘‘ کے نام سے ایک انتہائی طاقتور شخص کا تذکرہ ہے جو کوروؤں اور پانڈوؤں کی لڑائیوں میں ’’کرشنا‘‘ کی مدد کرتا نظر آتا ہے۔

یہ کارٹون جب مسلمان بچے دیکھتے ہیں تو وہ بھی اس کارٹون میں پیش کیے گئے مذہبی طلسماتی کردار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یقیناً ایک مسلمان بچے کے لئے اپنی اس کچی عمر میں کسی دوسرے مذہب کی شخصیت سے اس طرح متاثر ہو جانا انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے، نیز یہ کردار بچوں کے ذہن پر اس قدر سوار ہوجاتے ہیں کہ بچوں کے روزمرہ استعمال کی چیزوں مثلاً بیگ، مگ اور لنچ بوکس وغیرہ پر ان کی تصاویر لگا کر فروخت کیا جاتا ہے۔

۸:... سور کی شکل کے کارٹون:

وہ کارٹون جو جانوروں کی شکلوں پر مبنی ہوتے ہیں اب ان میں غیر محسوس انداز سے بلی، شیر، چوہے، بطخ اور دیگر جانوروں کے ساتھ ساتھ سور کی شکل کے کارٹون بھی سامنے آرہے ہیں، جیسے ’’پورکی پگ‘‘۔ ہمارا معاشرہ جس میں ایک وہ وقت تھا کہ جب اس جانور کا نام لینا تک پسند نہیں کیا جاتا تھا، اب صورت حال یہ ہے کہ اپنے بچوں کو دانستہ، انتہائی غیر محسوس انداز میں اس حرام جانور سے روشناس کراتے ہیں، ایک سازش کے تحت ان بچوں کے دلوں سے اس جانور سے نفرت کے جذبات کو کم کیا جارہا ہے تاکہ یہ بچے اپنی آنے والی نسلوں کو ان جذبات سے آگہی نہ دے سکیں اور پھر وہ نسل یا پھر اس سے اگلی نسل حرام خوری میں مبتلا ہوجائے۔

۹:... نازیبا حرکات:

دین اسلام میں حیا و پاکدامنی کے حصول پر بہت زور دیا گیا ہے، حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے، اسی حیا کی بدولت انسان اپنے ستر ولباس کا بھی خیال رکھتا ہے، اپنی گفتار اور عمل و کردار میں بھی محتاط رہتا ہے، اسی کی بابت مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور عورتوں کو بن سنور کر کھلے بندوں گھومنے پھرنے سے منع کیا ہے اور جب یہ حیا نہ رہے تو انسان شتر بے مہار ہوجاتا ہے اور اس کا خمیازہ معاشرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

’’الایمان بضع وستون شعبة والحیاء شعبة من الایمان۔‘‘

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، رقم الحدیث:۹)

ترجمہ: ’’ایمان کے ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔‘‘

نیز ارشاد نبوی ہے کہ:

’’ان مما ادرک الناس من کلام النبوة الاولیٰ اذا لم تستحی فاصنع ماشئت۔‘‘

(صحیح البخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث:۶۱۲۰)

ترجمہ: ’’سابقہ نبوی تعلیمات سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا، اس میں ایک یہ ہے کہ جب تم حیا دار نہ رہو تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔‘‘

چنانچہ بوس وکنار ایک حقیقی مرد وعورت کریں یا پھر دو کارٹون کردار، ایک نازیبا اور شرم وحیا سے فروتر حرکت ہے۔ افسوس یہ ہے کہ وہ والدین جو اپنے بچوں کو کسی فلم یا ڈرامے میں اس طرح کی نازیبا حرکات کے منظر سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں مگر کسی کارٹون میں اس طرح کی حرکات پر ان کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

یادرکھیے! یہ بچے کچے ذہن کے مالک ہیں، اگر آج انہیں اس طرح کے کارٹون سے نہ روکا گیا تو ان کا کل بہت خطرناک صورت اختیار کرسکتا ہے۔

ویڈیو گیم:

جو خرابیاں اس سے پہلے کارٹونوں کے ضمن میں بیان ہوئی ہیں، تقریباً وہی خرابیاں ویڈیو گیم میں بھی پائی جاتی ہیں، چند مزید خرابیاں درج ذیل ہیں:

تشدد کے مزاج کا فروغ پانا:

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں جن میں لڑائی بھڑائی کا کھیل ہوتا ہے، ان جیسے ویڈیو گیموں سے بچوں کے کچے ذہنوں میں تشدد کا مزاج فروغ پاتا ہے۔ ایک دوسرے کو مارنا، سر پھاڑ ڈالنا، خون نکال دینا، دوسروں کو گالیاں دینا، دوسرے کو گرانے اور پچھاڑنے کے لئے کسی بھی حد سے گزر جانے کی نوعیت کے جذبات ابھرتے ہیں۔

اسلحہ کے ناجائز استعمال کا شوق:

ایسے بھی ویڈیو گیم موجود ہیں جن میں اسلحہ

چلا کر دشمن کو مارنے کا کھیل ہوتا ہے۔ان جیسے ویڈیو گیموں سے بچوں میں اسلحہ چلانے اور ایک دوسرے کو مارنے کا ناجائز شوق پیدا ہوتا ہے،جس کا اظہار عیدالفطر کے دنوں میں بخوبی ہوتا ہے، جب کھلونا بندوق کی ریکارڈ سیل ہوتی ہے اور پھر یہ بچے کھیل کھیل میں مختلف گروپوں میں تقسیم ہوکر ایک دوسرے کا مقابلہ اسلحے کے ساتھ کرتے ہیں اور کھلونا بندوق کی مدد سے پلاسٹک کے چھرّے ایک دوسرے پر چلاتے ہیں، کئی ایک واقعات موجود ہیں جن میں بچوں کی آنکھوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

شعائرِ اسلام کی توہین:

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں، جن میں شعائرِ اسلام کی سنگین بے حرمتی کی گئی ہے، مثلاً:

☆......''ریذیڈینٹ ایول'' (Resendent Evil) نامی گیم کہ جس میں ایک ایسی کتاب کو زمین پر گرا ہوا دکھایا گیا ہے جو قرآن کریم کے مشابہ ہے۔

☆......''ریذیڈینٹ ایول'' (Resendent Evil) ہی کے ایک دوسرے پارٹ میں ایک مقام پر ایک دروازہ مسجد نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے کے مشابہ بنایا گیا ہے۔اسی طرح ایک گیم "Devil May Cry" میں کھیلنے والے کے سامنے ایک دروازہ ہوتا ہے، جو خانہ کعبہ کے دروازے کے مشابہ ہے۔

ایک گیم میں کھیلنے والا ایک مسجد کے باہر موجود رہتا ہے، جہاں سے اذان کی آوازیں بھی آرہی ہوتی ہیں، گیم کھیلنے والا شخص مسجد سے نکلنے والے اسلحہ برداروں پر گولیاں چلاتا ہے، گویا مسجد کو فساد کا مرکز دکھایا گیا ہے، والعیاذ باللہ!

ایک گیم "IG-12" میں قرآنی آیات بھی واضح دکھائی دے رہی ہیں، دوسرے مقام پر ایک دیوار کے اوپر لفظ ''اللہ'' الٹا لکھا ہوا ہے، والعیاذ باللہ! یہ باتیں کسی مسلمان کے لئے قابل برداشت نہیں ہونی چاہئیں، مگر چونکہ سازش کے ذریعے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے ذہنوں پر بھی ایسا قابو پالیا گیا ہے کہ اس طرح کی مذموم حرکت کا انہیں احساس ہی نہیں ہوتا اور ان کے ایمان پر ڈاکا ڈالا جا چکا ہوتا ہے۔

اسلام مخالف جذبات:

دنیا کی استعماری قوتوں نے جہاں کہیں کسی بھی ملک میں جنگ یا فوجی کارروائی کی، ان میں سے کئی ایک کا ویڈیو گیم بنادیا، اب ہمارے مسلمان بچے یہ گیم کھیلتے ہوئے خود کو غیر ملکی و غیر مسلم فوجی کے لباس میں ملبوس تصور کرکے اپنے مدِمقابل دشمن کو گولیوں اور بموں سے اڑانے کے تصوراتی عمل سے گزرتے ہیں، ان میں یہ شعور بیدار نہیں ہوتا کہ وہ ایک مسلمان کو عراق یا افغانستان میں قتل کررہے ہیں۔

ویڈیو گیم میں سور کی شکل:

کارٹون کی طرح ویڈیو گیم میں بھی سور کی شکل کے کردار موجود ہوتے ہیں، مگر السٹریشن Illustration کی فنی مہارت سے اس طرح سنوار کر پیش کیا جاتا ہے کہ فوری طور پر دماغ اس طرف متوجہ نہیں ہوتا، مثلاً ''اینگری برڈز'' (Angry Birds) میں ایک کردار ''بیڈ پیگیز'' (Bad Piggies) سور کی شکل کا ہے۔

تجاویز:

فحاشی، بے حیائی، اخلاقی پستی، تشدادنہ رویہ اور دیگر جو امور مذکور ہوئے، ان سب کی روک تھام کسی ایک فرد یا ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ بحیثیت مجموعی ہم میں سے ہر ہر فرد اس کا ذمہ دار ہے، ٹی وی پر کارٹون دیکھنے کے لئے محض وقت کی قید لگا دینا بھی کافی نہیں، اس لئے کہ نہ جانے اس قلیل وقت میں بھی کتنا کچھ غلیظ مواد بچے کے ذہن کو خراب کرچکا ہو البتہ چند تجاویز بیان کی جاتی ہیں تاکہ اس بُرائی سے مرحلہ وار چھٹکارا ممکن ہوسکے:

☆......حکومت نے جس ادارے کی ذمہ داری سنسر کی لگائی ہے، اس ادارے کو ان کارٹونوں اور ویڈیوز گیموں کے بارے میں بھی فعال ہونا چاہئے اور ایسے تمام کارٹونوں اور ویڈیوز گیموں پر سرکاری پابندی عائد کردینی چاہئے جو بچوں میں اخلاقی بُرائیاں پھیلانے میں کوشاں ہیں۔

☆......بچوں میں ایسے کھیلوں کو فروغ دینا چاہئے جس میں جسمانی ورزش خوب ہوتا کہ انہیں اس کے بعد کسی کارٹونوں یا ویڈیوز گیم کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

☆......والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کے ساتھ مناسب وقت گزاریں، انہیں ٹی وی کے سپرد کرکے خود کو بری الذمہ نہ سمجھیں۔

☆......والدین کو بچوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے نیز بڑے بھائی، بہن جو سمجھ دار ہوں انہیں بھی اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی تربیت میں اپنا حصہ شامل کرنا چاہئے۔

☆......مسلمان آئی ٹی ماہرین کو ایسا متبادل پیش کرنا چاہئے، جو شرعی و اخلاقی بُرائیوں سے پاک ہو۔

☆☆............☆............☆☆

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1 تا 20 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	5100
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	130
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
15	سیرت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
17	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
18	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
19	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دوجلدیں)	رسائل اکابرین	400
20	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
21	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	250

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ